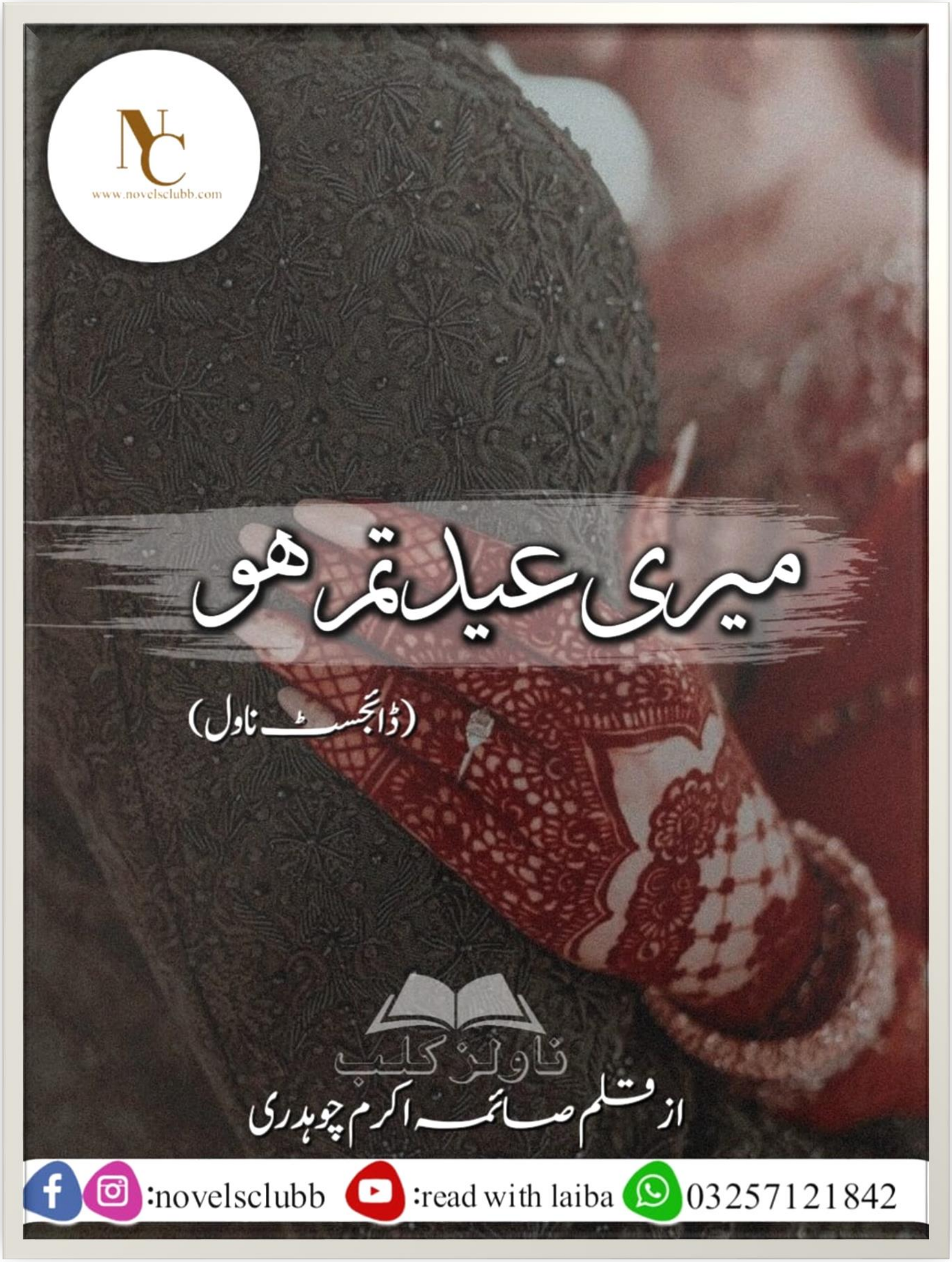
NC
www.novelsclubb.com
میری عید تم ہو
(ڈائجسٹ ناول)
ناولز کلب
از قلم صائمہ اکرم چوہدری
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

صائمہ اکرم چوہدری

سید کا عید ہر سو

Digestlibrary.com

کال بیل کی تیز آواز نے اسے بری طرح ڈسٹرب کیا تھا۔ وہ جو صوفے پر بے ترتیبی سے لیٹے منہ پر کشن رکھے شدید ڈپریشن کا شکار تھی، ایک لمحے کو اس نے کشن ہٹا کر سامنے دیوار پر لگے کلاک کی طرف دیکھا، جہاں رات کے آٹھ بجنے کو تھے۔ روشن بوا کی تیز تیز بولنے کی آواز اور مردانہ بوٹوں کی دھمک سے اسے اندازہ ہوا کہ جو کوئی بھی ہے، اس کا رخ ٹی وی لاؤنج کی طرف ہی ہے۔

کوفت اور بیزاری نے ایک دم ہی اس پر حملہ کر دیا،

ناولٹ

وہ اس وقت ہرگز کسی مہمان کو کمپنی دینے کے موڈ میں نہیں تھی۔ ریموٹ کنٹرول سے اس نے ٹی وی کی آواز کا والیوم تیز کیا۔ اس سے پہلے اسکرین پر گونگی تصاویر ہی آ رہی تھیں۔ شاید کوئی مذاکرہ تھا اور وہ تو آواز بند کیے اپنے غم میں ڈوبی ہوئی تھی۔

بوا کی تیز آواز نے اس کی سماعتوں کا تعاقب کیا۔ اس نے بے ساختہ ہی ٹی وی کی آواز کم کی۔ روشن بوا بڑے شرمندہ انداز میں کسی کو وضاحت دے رہی تھیں۔

"بیٹا! مجھے تمہاری زبان پر اعتبار ہے لیکن کیا کریں، زمانہ ہی ایسا آگیا ہے۔ لوگ راہ چلتوں کو لوٹ کر چلے جاتے ہیں۔ اب کسی کے ماتھے پر تو نہیں لکھا کہ وہ "ڈاکہ" مارنے آیا ہے۔ اب روشنی میں آ کر دیکھا، اندازہ ہوا کہ تم نے ٹھیک کہا تھا۔ تمہاری شکل تو اچھی خاصی بھورانی سے ملتی ہے اور تم تو غصہ ہی کر گئے۔ فوراً" بہن کا نمبر ملا کر یہ موا "سوبلیل" (موبائل) میرے کان کے ساتھ لگا دیا اور بھورانی کیا سوچتی ہوں گی کہ روشن بوا سٹھیا گئی ہیں۔ اب پورا گھر واپس آ کر مجھ بڑھیا کا مذاق اڑائے گا۔"

ماہین نے قریب آتی آوازوں کو سن کر فوراً" بازو کی پشت سے آنکھوں کو صاف کیا اور سائیڈ ٹیبل پر پڑے کلپ کو گول مول سا بالوں کا جوڑا بنا کر زبردستی اڑسا۔ اسے روشن بوا پر غصہ آ رہا تھا جو کسی کو بے تکلفی سے اندر لیے چلی آ رہی تھیں۔

"کیا سب لوگ فنکشن میں گئے ہوئے ہیں؟"

مردانہ وجاہت سے بھرپور آواز سے وہ چونکی۔ بلاشبہ خوبصورت آواز اس کی کمزوری تھی اور باوجود خراب موڈ کے اس نے بے ساختہ آواز کو دل میں سراہا تھا۔

"اے ہائے، بیٹا! تمہیں کہہ رہی ہوں کہ ماہین بٹیا گھر پر ہی ہیں لیکن اس وقت ہماری معصوم بچی کا جی اچھا نہیں۔ کیا کرے وہ بھی، غم کا پہاڑ جو ٹوٹا ہے اس پر۔" روشن بوا کی تاسف بھری آواز اور انتہائی بے محل گفتگو پر اس کا کوفت زدہ ذہن مزید جھلاہٹ کا شکار ہو گیا اور وہ جو پچھلے کئی گھنٹوں سے سوگ کی حالت میں تھی اور چند لمحے پہلے اس کیفیت سے چھٹکارا ملا تھا، ایک دفعہ پھر دل گرفتہ ہو گئی۔

"السلام علیکم۔" نرم، مہذب اور شائستہ آواز پر اس نے چونک کر دونوں پاؤں صوفے سے نیچے اتارے اور کمبل ایک سائیڈ پر کیا اور بے ساختہ گردن گھما کر ٹی وی لاؤنج کے داخلی کے دروازے کی طرف دیکھا، جہاں پریشان اور شرمندہ سی روشن بوا کے ساتھ بلیک پینٹ کوٹ میں موجود شخصیت کسی طور بھی نظرانداز کرنے والی نہیں تھی۔ اس کے دل نے توصیفی انداز سے اسے سراہا۔ بالمقابل کو شاید اپنی اس خوبی کا بھرپور احساس تھا، تب ہی اس کے دانستہ کھنکھارنے پر وہ خفیف سی ہو کر رہ گئی۔

"فرمایئے۔" ماہین کا انداز دل جلانے والا اور لہجہ خاصا تیکھا تھا، اب کہ بوا ہڑبڑا کر بولیں۔

"بیٹا! یہ بہو کے چچازاد بھائی ہیں، اپنے معاذ میاں کی شادی کے دنوں ملائیشیا گئے ہوئے تھے، تب ہی تو میں نے پہچانا نہیں اور یہ صاحبزادے بھی فوراً "اپنی بہن کا نمبر ملانے بیٹھ گئے۔ بہو رانی نے بھی فون پر تصدیق کر دی ہے، اب واپسی پر میرا اچھا خاصا ریکارڈ لگے گا۔" بوا کو اپنی متوقع بے عزتی کا خوف ستا رہا تھا، تب ہی ان کا لہجہ خاصا دبا ہوا تھا۔

"ارے بوا! کوئی کچھ نہیں کہتا آپ کو، بے فکر رہیں۔ یہ تو آپ کی سمجھ داری اور دانش مندی ہے اور احتیاط کا تقاضا یہی تھا جو آپ نے کیا، ورنہ آج کل کے حالات سے کون واقف نہیں اور ایسی صورت میں جب دو خواتین گھر میں اکیلی ہوں۔" وہ اطمینان سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا اور اس کی اس دلیل سے روشن بوا کے چہرے پر سکون کے رنگ فطری تھے۔

"گھر میں صرف دو خواتین نہیں ہیں۔ آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ چوکیدار، خانساماں اس کی بیوی اور دو بیٹے بھی اپنے کوارٹر میں موجود ہیں۔" ماہین کے اکتاہٹ بھرے لہجے پر اس کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ چمکی۔

"اے بیٹا! چوکیدار کو تو چھوڑ، کم بخت سگریٹ کے سوٹے لگا رہا ہے اور خانساماں کے سرہانے کھڑے ہو کر ڈھول بھی بجاؤ تو اس منحوس کی نیند میں خلل نہیں آئے گا اور اس کے ڈھائی، تین سال کے بلو نگڑے کسی کا کیا بگاڑ لیں گے۔" بوا کے سادہ لہجے پر وہ بری طرح تلملائی جب کہ اس نے اپنے بے ساختہ قسم کے قہقہے کا بڑی صفائی سے گلا گھونٹا تھا۔ وہ بڑی توجہ سے اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ وہ خود کو پُرسکون کر کے دوبارہ صوفے پر آن بیٹھی تھی۔

"آپ کے ہاں مہمانوں کی خاطر تواضع کا کوئی رواج نہیں؟" بے حد پُرکشش آواز تھی اور انتہائی خوبصورت لب و لہجہ۔ ماہین کو ایک دفعہ پھر اپنی حماقت کا احساس ہوا۔ حالانکہ وہ ہرگز بداخلاق نہیں تھی۔

"بوا! چائے بنا لائیں۔" وہ ٹی وی پر سختی سے نظریں جمائے بولی۔

"لیکن پہلے کھانا ___" اس کے بے تکلف لہجے پر ماہین کو جھلاہٹ کے ساتھ خفت اور کھسیاہٹ بھی محسوس ہوئی لیکن اس کے بولنے سے پہلے ہی روشن بوا جھنجلا کر بولی تھیں۔

"اے بیٹا! سب کچھ مل جائے گا، ذرا سانس تو لینے دو۔ اب اس کم بخت نواب علی کو اٹھانا بھی کون سا آسان کام ہے۔ سر پر کھڑے ہو کر ٹین ڈبے بھی بجاؤ تو وہ مردوں کی طرح لیٹا رہتا ہے۔ اب اس بڑھاپے میں جوڑوں کے درد کے ساتھ اتنا لمبا لان پار کر کے اس کے کوارٹر تک جاؤ اور ایک گھنٹہ دروازہ کھٹکھٹاؤ اور تب

جاکر اس کی بیوی روشماں سارے جہان کی سستی کی ماری دروازہ کھولتی ہے۔ تب مزید بیس منٹ نواب صاحبہ کو اٹھانے میں لگیں گے، تب جاکر وہ بیل کی طرح جھومتا جھامتا آکر تازہ روٹی بنا کر جائے گا۔"

روشن بوا کو نہ جانے آج کیوں جھنجلاہٹ ہو رہی تھی اور ان کے لہجے میں نادیدہ غصے کا عنصر واضح تھا، ورنہ گھر میں مہمانوں کی آمد سے سب سے زیادہ انہیں ہی خوشی ہوتی تھی۔

"بھئی نواب صاحب کو اٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا گھر میں اور کوئی نہیں ہے جو صرف دو چپاتیاں بنا دے۔" کن انکھیوں سے ماہین کو دیکھتے ہوئے اس کا لہجہ اتنا بھی سرسری نہیں تھا، جتنا اس نے بنانے کی کوشش کی تھی لیکن ماہین نے بھی ٹی وی سے نظریں نہ ہٹانے کا تہیہ کر رکھا تھا۔

"اے بیٹا! تجھے تو بتا رہی ہوں کہ گھر میں کوئی نہیں ہے، سوائے بیٹا رانی کے اور وہ بھی صبح سے خاصی پریشان ہیں۔ اب اپنی بے چاری بچی کو اتنے بڑے صدمے کے بعد چولہے کے آگے کھڑا کروں۔" بوا کی بیزار آواز پر ماہین نے غصے سے بے اختیار پہلو بدلا۔ اس نے وزدیدہ نظروں سے روشن بوا کو دیکھا اور تپ کر بولی۔

"نواب نے میرے لیے شام کی روٹی بنا کر ہاٹ پاٹ میں رکھ دی ہے اور براہ مہربانی آپ اس کی فکر میں دبلا ہونے کی بجائے کہ اسے کیسے اٹھانا ہے۔ کھانا گرم کر کے یہاں لادیں اور فالتو باتوں سے پرہیز کریں۔"

اس کا انداز اور لہجہ، ایسا تھا کہ جیسے کہہ رہی ہو کہ میرے سر سے دفع ہو جائیں۔ اس کے خفگی بھرے انداز پر بوا احتجاجاً "فوراً" باہر نکل گئیں۔

"آپ کے حصے کی چپاتیاں میں نے کھالیں تو آپ کیا کھائیں گی۔" اس کے معصومیت بھرے انداز پر وہ بدستور لاتعلق سی ٹی وی کی طرف متوجہ رہی۔

"آپ کیا آج ہڑتال پر ہیں؟" وہ بھی زمانے بھر کا ڈھیٹ تھا شاید۔

"آپ کیا آج تفتیش کرنے آئے ہیں یہاں پر۔" خشک لہجہ مزید کھردرا ہو گیا۔

"نہیں، میں تو اپنے بزنس کے سلسلہ میں آیا ہوں۔" خوشگوار لہجے میں اطلاع دی۔

"تو پھر وہی کام کریں، جو کرنے آئے ہیں۔"

"وہ تو میں ان شاءاللہ کروں گا۔ آپ کیا زمانے بھر سے ناراض ہیں؟" وہ بڑے اطمینان سے اسے دیکھ رہا تھا جو ہواؤں سے بھی لڑنے کے موڈ میں تھی۔

"آپ سے مطلب؟" ماہین نے بڑے سکون سے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا جو سچ مچ اسے زچ کرنے پر تل گیا تھا۔

"دیکھیں ناموافق حالات انسان کا حوصلہ آزمانے کے لیے آتے ہیں۔ ان کا بہادری سے مقابلہ کرنا چاہیے، یوں خفا ہو کر زمانے بھر سے لڑنا دانشمندی نہیں ہے۔"

ماہین کا دل زور سے دھڑکا، اس کم بخت کو کس نے بتایا؟ اس نے بے اختیار سوچا۔

"آپ اپنی نصیحتیں اپنے پاس رکھیں اور مجھ پر ایسا کون سا طوفان ٹوٹ پڑا ہے جو آپ مشورے کی پوٹلی میرے ہاتھ میں تھما رہے ہیں۔ مجھے کیا ہوا ہے۔ الحمدللہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں۔" وہ تپ کر بولی۔ بس نہیں چل رہا تھا کہ سامنے بیٹھے شخص کو اٹھا کر باہر پھینک دے، جس کی نظریں ماہین کو اپنے آرپار ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

"جتنا آپ پرسکون، مطمئن اور خوش باش ہیں۔ ماشاءاللہ صاف اندازہ ہو رہا ہے۔" اس نے سراسر مذاق اڑایا۔

"آپ اپنی حد میں رہیں، مجھے اپنی ذاتیات میں دخل اندازی سخت ناپسند ہے اور میں زیادہ دیر تک اس بات کا لحاظ نہیں کروں گی کہ آپ عنبرین بھابھی کے رشتے دار ہیں۔" وہ تو سر سے پیر تک سلگ کر رہ گئی تھی اور آج تو ویسے بھی اس کا مزاج سوا نیزے پر تھا اور اسی دوران روشن بوا ٹرالی گھسیٹتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھیں اور رک گئیں۔

"شکریہ بوا۔۔۔! آپ نے خاصا نیکی کا کام کیا ہے۔"

میں نے صبح ناشتہ بھی ہلکا سا کیا تھا۔ واہ جی واہ! چکن پلاؤ اور شامی کباب۔۔۔ مزا آگیا۔" وہ ڈونگے کے ڈھکن اٹھا کر اشتیاق بھرے لہجے میں بولا لیکن وہ متوجہ نہیں ہوئی۔

"لیجیے۔" چکن پلاؤ کی پلیٹ اس نے آگے کی۔

"شکریہ۔ میں نے ایسی کوئی فرمائش نہیں کی۔" وہ سرد لہجے میں بولی۔ حالانکہ گرما گرم پلاؤ کی پلیٹ اس کے ضبط کا امتحان لے رہی تھی۔ اسے احساس ہوا کہ اس نے کل رات سے کچھ نہیں کھایا ہے۔

"دیکھیں، ویسے اخلاقیات کا تقاضا تو یہ تھا کہ آپ مجھے خود اصرار کر کے پیش کرتیں لیکن آپ خود کھانے سے بھی خفا ہو کے بیٹھی ہیں اور یہ اچھی بات نہیں۔" اس کے نرم لہجے میں ملامت کا عنصر نمایاں تھا۔

"آپ مجھے اخلاقیات کا سبق پڑھانے کی بجائے خاموشی سے کھانا کھائیں تو بہتر ہے۔" وہ مڑے بغیر بولی تھی۔ جبکہ نظریں ابھی بھی ٹی وی پر تھیں۔

"لیکن آپ کیوں نہیں لے رہیں؟" اس کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔

"ارے۔۔۔ عجیب انسان ہیں آپ۔۔۔ پیچھے ہی پڑ گئے ہیں۔ ایک دفعہ کہہ جو دیا ہے کہ مجھے بھوک نہیں ہے۔ خوامخواہ مدر ٹریسا بنے جا رہے ہیں۔" وہ جلبلا کر ایک دم کھڑی ہو گئی۔

"اچھا۔" اس نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا اور چہرے پر ایک دل جلانے والی مسکراہٹ دیکھ کر ماہین کا خون ابلنے لگا۔

"ویسے "صحت" دیکھ کر تو نہیں لگتا کہ آپ اکثر و بیشتر کھانا گول کر جاتی ہوں گی۔" وہ شرارت سے چڑانے والے انداز میں ہنسا تو ماہین کا دماغ الٹ گیا۔ آج کل اپنے صحت مند وجود کی وجہ سے ہی تو وہ حد درجہ حساس ہوئی تھی اور پانچ فٹ دو انچ قد کے ساتھ ستر کلو وزن اس کے لیے خاصی شرمندگی کا باعث بن رہا تھا لیکن اس وقت تو وہ آپے سے باہر ہو گئی۔

"میرے صحت مند وجود سے آپ کو کیا تکلیف ہے۔ آپ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔ آرام سے کھانا کھائیں اور جا کر گیسٹ روم میں تشریف فرما ہو جائیں۔ اخلاقیات چھو کر نہیں گزریں اور دوسروں کو سبق دے رہے ہیں۔" وہ تنتنا کر کمرے سے نکل گئی۔

"جس کو دیکھو میری صحت کے پیچھے پڑا ہوا ہے جیسے زمانے بھر میں بس ایک یہی مسئلہ ہے۔ دماغ خراب کر کے رکھ دیا ہے میرا۔ لوگ اتنا کھاتے ہیں پھر بھی ماس بوٹی نہیں چڑھتی۔ ادھر سادہ پانی بھی پی لو تو دیسی گھی کی طرح لگتا ہے۔ اب اس میں میرا کیا قصور۔" آنسو بے اختیار ہی آنکھوں سے نکل پڑے تھے۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر اس نے دروازہ دھڑ سے بند کیا۔

☼ ☼ ☼

صبح عماد کے دروازہ پیٹنے پر اس نے کسلمندی سے آنکھیں کھولی تھیں۔ سستی سے کمبل اتارا اور پاؤں گھسیٹتے ہوئے ایک دم سے دروازہ کھولا اور وہ جو دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا گرتے گرتے بچا۔ اس کی ایکٹنگ عروج پر تھی۔

"کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ کیا گھوڑے گدھے بیچ کر سوئی ہیں؟"

"ہاں پورا اصطبل ہی بیچا ہے۔" بمشکل اس کی آواز نکلی تھی۔

"صبح کے گیارہ بجنے کو ہیں اور آپ ابھی تک سو رہی ہیں۔" عماد کا لہجہ اس وقت گہری کھوج کی چغلی کھا رہا تھا۔

"تم لوگوں کے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟" اس کے انداز سے پھر سرد مہری جھلکنے لگی۔ اس نے کمر پر ہاتھ رکھ کر اپنے سے دو سال چھوٹے بھائی کو کڑے تیوروں سے گھورا۔

"میرے ساتھ تو کوئی مسئلہ نہیں، بڑی اماں کو صبح سے ہول اٹھ رہے ہیں کہ ان کی صبح سویرے اٹھنے والی پوتی کی آج آنکھ کیوں نہیں کھل رہی جبکہ بڑے ابا صبح سے بولائے ہوئے پھر رہے ہیں کہ آج ان کو اخبار پڑھ

کر کون سنائے گا' جبکہ ماما کچن میں مصروف ہیں اور بابا آفس گئے اور معاذ بھائی اور بھابھی اکٹھے ناشتہ کر رہے ہیں جبکہ وقار اپنے کالج اور میں آپ کے سامنے ہوں کیونکہ عوام کی پرزور فرمائش ہے کہ آپ اپنے دولت کدے سے نکل کر ان کو شرفِ ملاقات بخشیں۔" بلا کی روانی تھی۔

ماہین ہنوز خاموش تھی۔

"آپ نے رات کھانا بھی نہیں کھایا۔ بڑی اماں خاصی برہم ہیں۔ روشن بوا نے آتے ہی صفائی دے دی تھی اپنی۔"

"پھر۔" وہ بے تاثر لہجے میں بولی جبکہ وہ جھنجلا گیا۔

"کیا ہو گیا ہے ماہین آپی آپ کو' اچھی خاصی سمجھ دار ہو کر بچوں کی طرح ری ایکٹ کر رہی ہیں۔"

"میں نے کیا کہا ہے؟" اس نے ناراضی سے کہا۔

"ضروری نہیں' ہر بات کہی جائے۔ سب سے بڑی بے وقوفی تو آپ نے رات کے فنکشن میں نہ جا کر کی۔ ہر بندہ آپ کے بارے میں پوچھ رہا تھا جس کی وجہ سے ماما کے ساتھ ساتھ بڑی اماں بھی ڈسٹرب ہوئیں۔ زندگی میں اونچ نیچ تو ہوتی رہتی ہے' اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جاتا ہے۔ گریز' بزدلی کی علامت ہوتا ہے اور کم از کم میں آپ سے اس کی توقع ہرگز نہیں رکھتا۔"

عماد اچھا خاصا منہ پھٹ تھا' اس کا اندازہ ماہین کو بخوبی تھا لیکن وہ اس طرح اس کو بھی کھری کھری سنا سکتا ہے' اس کی توقع نہیں تھی۔ وہ نڈھال سے انداز میں صوفے پر بیٹھ گئی۔ پیشانی پر پسینہ چمکنے لگا۔ اب کہ وہ خاصے ترش انداز میں بولی۔

"کیا کرنے جاتی میں اس فنکشن میں۔ اپنا تماشا بنواتی تاکہ ساری دنیا کو پتا چلتا کہ یہ ہیں "ماہین خالد" جس کے بچپن کے منگیتر نے یہ کہہ کر منگنی توڑ دی ہے کہ لڑکی خاصی موٹی اور بھدی ہے اور اس کے معیار کے مطابق نہیں ہے اور اسے اس کے ساتھ چلتے ہوئی شرمندگی کا احساس ہوتا ہے' اس لیے اس نے اپنی بیس سالہ منگنی صرف بیس سیکنڈ میں یہ کہہ کر نہ صرف توڑ دی بلکہ بیس دن کے اندر اندر اپنی ایک اسمارٹ' چارمنگ اور اٹریکٹو سی کولیگ کے ساتھ شادی بھی کر لی۔ سبحان اللہ۔ ماہین خالد ابھی اتنی پاگل نہیں ہوئی کہ اپنی ذات پر ٹکٹ لگائے اور فنکشن میں آنے والا ہر بندہ اسے دیکھ کر مفت میں انجوائے کرے۔ ابھی اتنی باؤلی نہیں ہوئی ہوں میں۔" اس نے ہاتھ میں پکڑا کشن غصے سے دیوار میں دے مارا۔

عماد نے ایک دم ہونق ہو کر اس کی شکل دیکھی اور اندر آئی روشن بوا بھی حق دق رہ گئیں۔

"میری بات سنیں آپی!" عماد نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا جسے ماہین نے بری طرح جھٹک دیا۔

"کیا ضرورت تھی آپ لوگوں کو بھی اس فنکشن میں جانے کی۔ عزتِ نفس بھی کسی چڑیا کا نام ہے' اٹھ کر سارے کا سارا گھر ولیمہ پر چلا گیا۔ آپ --- کی بہن کو سارے خاندان کے سامنے اس نے ریجیکٹ کیا اور آپ لوگوں میں ذرہ برابر بھی غیرت نہیں' سب کے سب ان کی خوشیوں میں شریک ہونے چل پڑے۔"

"کیا ہو گیا ہے ماہین آپی آپ کو؟" اس نے زبردستی اس کا رخ موڑا۔ "آپ غلط بات مت کریں وسیم بھائی آپ سے زیادہ ہمارے لیے اہمیت نہیں رکھتے' وہ ہمارے سگے تایا زاد بھائی ہیں اور پورا خاندان جانتا ہے کہ پچھلے چھ ماہ سے ان کا انٹرسٹ اپنی کولیگ میں تھا اور انہوں نے صرف بہانہ بنا کر منگنی ختم کی تھی اور آپ ان کی فضول سی بات کو دل پر لے بیٹھیں۔ ہم لوگ مہندی' برات کسی پر بھی نہیں گئے لیکن برات والے دن بڑے تایا خود چل کر معافی مانگنے آئے تھے اور پھر بڑے ابا اور بڑی اماں کے ساتھ ان کا بھی وہی رشتہ بنتا ہے جو ہمارے ساتھ ہے اور پھر ہم بائیکاٹ کر کے ان کو خوامخواہ اہمیت کیوں دیں۔ ہمیں ذرہ برابر بھی پروا نہیں۔" عماد نے اسے بازوؤں کے گھیرے میں لے لیا' وہ بری طرح بکھر رہی تھی۔ آنسو بہے جا رہے تھے۔

"بس بہت ہو گیا آپی! آپ اگر اس طرح ری ایکٹ کریں گی تو ذرا سوچیں ماما اور بڑی اماں کا کیا حال ہو گا۔

دفع کریں آپ وسیم بھائی کو۔ ان کی وجہ سے آپ ان لوگوں کو کیوں ڈسٹرب کر رہی ہیں جو آپ سے پیار کرتے ہیں۔"

"مجھے وسیم کی پروا نہیں ہے۔" اس نے بھیگے لہجے میں تردید کی۔

"پھر...؟" عماد نے تعجب سے اسے دیکھا۔

"مجھے دکھ اور افسوس اس بات کا ہے کہ اگر اس نے اپنی کولیگ کے ساتھ ہی شادی کرنی تھی تو صاف بات کرتا، مجھے خاندان بھر میں تماشا بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ جو بندہ آتا ہے، مجھے تاسف اور ہمدردی سے دیکھتا ہے۔ جم جوائن کرنے کے مشورے دیتا ہے اور پتا نہیں کیا کیا۔" ماہین کے لہجے میں عجیب سا دکھ اور افسوس تھا، اسے انتہائی شرمندگی کا احساس ہو رہا تھا۔

"آپ لعنت بھیجیں لوگوں پر۔ دیکھیے اللہ تعالیٰ ہماری بہن کی قسمت بہت اچھی کرے گا۔ آپ کو فضول باتوں کے متعلق سوچنے کی کوئی ضرورت نہیں۔" عماد کے لہجے میں ہلکی سی تلخی کا عنصر حلول کر گیا تھا۔

"ہم لوگوں سے کٹ کے بھی تو نہیں رہ سکتے نا۔" ماہین کے لہجے میں عجیب سی بے بسی تھی۔ عماد کا دل اس کے دکھ سے تاسف سے بھر گیا لیکن اس نے دانستہ خوشگوار لہجے میں کہا۔

"دفع کریں، ماشاء اللہ ایک کھاتے پیتے گھرانے سے آپ کا تعلق ہے۔ جلنے والے کا منہ کالا۔" وہ روتے روتے بے ساختہ اس کے انداز پر ہنس پڑی تو عماد نے بھی سکون کا سانس لیا۔

"تم چلو، میں آتی ہوں نیچے منہ ہاتھ دھو کے۔"

ماہین سلگتی آنکھوں پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار کر ٹیسوں کو دباتی نیچے آئی تو ڈائننگ ٹیبل پر معاذ بھائی اور بھابھی اپنے بیٹے حمزہ کے لاڈ اٹھانے میں مصروف تھے۔ معاذ بھائی کے ساتھ بیٹھی شخصیت کو دیکھ کر اسے عجیب سا احساس ہوا۔ وہ ایکدم ٹھٹکی تھی۔ سب سے پہلے بھابھی کی نظر اس پر پڑی تھی۔ وہ فوراً اسے دیکھ کر خوش دلی سے بولیں۔

"آؤ آؤ ماہین! آج ماما نے قیمہ بھرے پراٹھے بہت مزے کے بنائے ہیں۔ میرا تو ہاتھ ہی نہیں رک رہا۔"

وہ بڑی اپنائیت سے بولیں اور ویسے بھی ماہین کی اپنی شوخ اور ذمہ داری بہت اچھی طبیعت کی حامل بھابھی سے بنتی بھی کافی تھی۔ معاذ بھائی نے اپنے چھ ماہ کے بیٹے حمزہ کو گود میں بٹھایا ہوا تھا۔ اسے آتا دیکھ کر وہ محبت بھرے لہجے میں ساتھ بیٹھی شخصیت سے مخاطب ہوئے۔

"بلال! یہ میری بہت اچھی، پیاری سی بہن ماہین خالد ہیں۔ تم تو ہماری شادی پر تھے نہیں، ورنہ دیکھتے ماہین نے کتنی رونق لگائی ہوئی تھی۔ فائن آرٹس کی اسٹوڈنٹ ہے اور یہ نہ صرف ہم تین بھائیوں کی اکلوتی بلکہ اسے ہماری ددھیال میں بھی اکلوتی لڑکی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔"

"اچھا...؟" ماہین کو اس کی حیرانی پر حیرت ہوئی جو دلچسپ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا لیکن وہ اسے نظرانداز کر کے سیدھی کچن میں چلی گئی، جہاں ماما نے اس کا بغور جائزہ لیا اور کہا۔

"ماہین! جاؤ پہلے بڑی اماں اور بڑے ابا کو سلام کر کے آؤ۔ وہ صبح سے کافی دفعہ تمہارے بارے میں پوچھ چکے ہیں۔"

وہ سر ہلاتے ہوئے بڑے بڑے صحن میں آگئی، جہاں برآمدے میں رکھے تخت پر بیٹھی بڑی اماں کروشیے کے ساتھ اپنے سفید دوپٹے پر کوئی بیل بنانے میں الجھی ہوئی تھیں۔ اس کی متورم سرخ آنکھوں اور پھیکے چہرے کو انہوں نے دیکھا۔ ان سے کچھ فاصلے پر کیاریوں کو پانی دیتے بڑے ابا اسے دیکھ کر مسکرائے تھے۔

"شکر ہے کہ اس گھر میں مجھے کوئی پیارا چہرہ نظر آیا، ورنہ کہنے کو اس گھر میں میرے تین پوتے مزید بھی ہیں۔ سب سے بڑا ڈاکٹر اور اس سے چھوٹا انجینئرنگ کے پہلے سال میں اور تیسرا سیکنڈ ایئر میں، لیکن میرے نزدیک ایک بھی کام کا نہیں۔ اب بھلا میری اکلوتی پوتی

کامقابلہ بھلا کون کر سکتا ہے۔"

"ہاں "صحت" میں بھی اور "قسمت" میں بھی۔"
اس کے استہزائیہ لہجے میں بڑبڑانے پر بڑی اماں نے عجیب ملول تاسف اور کچھ شاکی نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور پھر اپنی سابقہ مصروفیت میں مصروف ہو گئیں۔

"آج آئرن لیڈی نے لگتا ہے سونے کے ریکارڈ قائم کیے ہیں۔" بڑے ابا پائپ کو پلیٹ کر ایک سائیڈ پر رکھ کر اس کے پاس بڑی لان چیئر پر بیٹھ چکے تھے۔ وہ زبردستی مسکرائی تھی جبکہ وہ لاپروائی سے گویا ہوئے۔

"شاہراہِ حیات پر جب سرخ سگنل نظر آئے تو اسے ناکامی نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ چند لمحے آرام کریں اور سبز سگنل کا انتظار کیجیے۔ مشکلات ہمیشہ نہیں رہتیں۔ یہ تو قربِ خداوندی کا باعث ہوتی ہیں۔"

ماہین کے چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ آئی لیکن وہ شاکی لہجے میں بولی۔

"بڑے ابا! ہم جسے تربیت پرواز دیتے ہیں' وہ اڑتے ہوئے ہمیں پنجوں میں کیوں جھپٹ لیتا ہے؟"

انہوں نے غور سے اسے دیکھا اور سادہ لہجے میں جواب دیا۔ "بیٹا! حدیث میں ہے کہ جب تم کسی پر احسان کرو تو پھر اس کے شر سے بچو۔ لیکن فطرتِ انسانی کا تقاضا ہے کہ بروں کے ساتھ برے نہ بنیں اور اپنی انسانیت کو نہ چھوڑیں۔ مکافاتِ عمل کا انتظار کیجیے۔ زندگی خود بھی گناہوں کی سزا دیتی ہے۔"

"آپ کیا بچی کے ذہن پر بوجھ ڈال رہے ہیں' چھوڑیں اور ماہین! تم نے ناشتہ کر لیا ہے؟" بڑی اماں کے مہربان اور اپنائیت بھرے لہجے پر اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ آج کل نہ جانے کیوں ذرا ذرا سی بات پر آنکھیں چھلکنے کو بے تاب رہتی تھیں' وہ من من بھر کے پاؤں گھسیٹتی ڈائننگ ہال میں پہنچی وہاں موجود خوش باش اور بے فکرا سا چہرہ اس کے لیے کوفت کا باعث بن رہا تھا۔

"ماہین! پلیز یہ چائے کا فلاسک بلال کے سامنے رکھنا۔" عنبرین بھابھی نے اس کے بیزار چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے مصروف کرنا چاہا اور پھر کچھ یاد آنے پر بولیں۔

"ماہی! یہ میرا چھوٹا بھائی بلال ہے' تمہیں پتا تو ہے ہی۔ مجھے بچپن میں چچا نے ایڈاپٹ کر لیا تھا' ان کی کوئی بیٹی نہیں تھی اور ہم لوگ تو صرف چار بہنیں ہی تھیں اور میری شادی بھی چچا نے ہی کی تھی اور جو سچ بات ہے کہ مجھے تو خود لگتا تھا کہ میں فیصل بھائی' بلال' علی اور حارث کی ہی اکلوتی بہن ہوں۔ تمہاری طرح میں نے بھی خود بہت "اکلوتے" ہونے کے اسٹیٹس کو انجوائے کیا ہے۔ میری شادی کے دنوں میں بلال بزنس کے سلسلے میں ملائیشیا میں تھا اور باوجود کوشش کے شریک نہیں ہو سکا۔" بھابھی اس کی بیزاری اور جمائیوں کو خاطر میں لائے بغیر مکمل دلچسپی اور توجہ سے اپنی بات کر رہی تھیں۔

"بھئی کیا کرتا' آپ کو شادی کا شوق ہی بہت تھا۔" بلال نے چائے کا کپ اس کے سامنے رکھتے ہوئے شرارت سے چھیڑا۔ ماہین نے آہستگی سے اس کا دیا ہوا چائے کا کپ اٹھا لیا تھا اور حقیقت میں اسے چائے کی طلب شدت سے ہو رہی تھی۔

"ماہی! خالی معدے میں چائے مت انڈیلو۔ یہ ہاٹ پاٹ میں پراٹھے بھی پڑے ہیں اور فرنچ ٹوسٹ بھی ہیں۔ یہ بھی لے لو۔" عنبرین بھابھی نے اپنے مہربان لہجے میں اسے کہا اور پھر بلال کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

"شرم کرو' بڑی بہن پر اس کے سسرال میں بیٹھ کر الزام لگا رہے ہو۔"

"تو سچی بات کرنے میں کیا شرم' کیوں ماہین؟" قیمے والے پراٹھے سے بھرپور انصاف کرتے ہوئے اس نے بیزاری سے چائے پیتی کسی سوچ میں گم ماہین کو بھی گفتگو میں شامل کیا تو اس نے چونک کر سامنے بیٹھے خوش باش سے بلال کو دیکھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے دل میں اعتراف کیا کہ وہ اچھا خاصا ہینڈسم بندہ ہے۔ پندرہ منٹ کی گفتگو کے دوران ہی اسے اندازہ ہو گیا کہ عنبرین بھابھی اور اس کے درمیان اچھی خاصی

کتی ہے۔
ہائے کا سبب لیتی ماہین نے بے دھیانی سے
بھابھی کو دیکھا۔ میرون اور اسکن کلر کے شلوار
میں ان کی رنگت کھلی رہی تھی۔ کمر کو چھوتے
گھنے بال چوٹی میں قید تھے اور گھر میں بھی ہر وقت
ل لینے کی وجہ سے ماہین کو ان کا چہرہ خاصا پُر نور
تھا اور اوپر سے ان کا جسم خاصا متناسب اور اسمارٹ
ہین نے رشک بھری نگاہوں سے ان کے نگر کو
۔ وہ اچھی خاصی خوبصورت خاتون تھیں اور ان کا
ں اور طبیعت بھی خاصا متاثر کن تھا اور یہی وجہ
کہ ان کے گھر میں 'نند' بھابھی یا ساس' بہو کے
بی جھگڑے دیکھنے میں نہیں آئے تھے۔ حالانکہ
ی کو ڈیڑھ سال سے زائد کا عرصہ ہونے کو تھا۔
"ماہین! تم اسے منع کیوں نہیں کر رہیں' یہ
رے سامنے بیٹھ کر تمہاری فی الحال اکلوتی بھابھی پر
تراشی کر رہا ہے۔" عنبرین بھابھی اس کی کسی بات
کھلکھلا کر ہنستے ہوئے اس کی شکایت کرنے لگیں
وہ اپنی سوچوں میں گم تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ سن
ئی اور اس نے حیرت سے اسے دیکھا جو شوخی سے
ر لہجے میں کہہ رہا تھا۔
"تو میں نے غلط کب کہا ہے۔ چڑیا جتنی تو آپ کی
اک تھی اور شادی کے دنوں میں آپ نے پورا لان
کر کر کے گھسا دیا تھا۔ ہر وقت یہی خوف رہتا تھا کہ
یں موٹی نہ ہو جائیں۔ لہنگا پہنا ہوا اچھا نہیں لگے گا'
ئے کر کر کے تو آپ نے اپنی اسکن کا ستیاناس مار لیا
۔" وہ بڑے بے تکلفانہ انداز میں نادانستہ اس کے
لوں کو چھیڑ گیا تھا۔ حالانکہ اس کا مخاطب عنبرین
ابی تھیں لیکن پتا نہیں کیوں ماہین کو لگا تھا کہ اس
جان بوجھ کر اس کے "موٹاپے" کی طرف اشارہ کیا
۔ وہ سلگتے وجود کے ساتھ مزید کھول گئی اور رہی
کسر اس کے آخری جملے نے پوری کر دی تھی۔
"اب اچھا خاصا آپ کا وجود ہے یہ اور بات ہے کہ
کے سامنے آپ اسمارٹ لگتی ہیں۔" ماہین نے
کوفت زدہ نظروں سے اسے گھورا۔ کرسی زور

سے پیچھے گھسیٹتے ہوئے وہ غصے سے کھڑی ہوئی اور تڑپ کر بولی۔

"آپ کو میری "صحت" کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے کام سے کام رکھیں۔ یہ آپ کی "صحت" اور "سلامتی" کے لیے اچھا ہوگا۔"

عنبرین بھابھی نے بدحواسی سے اسے دیکھا جو کبھی بھی اس طرح "ری ایکٹ" نہیں کرتی تھی' بلکہ بھائیوں کے ساتھ مل کر خود بھی انجوائے کرتی تھی لیکن آج کل وہ حساس ہو رہی تھی۔ انہوں نے تاسف بھری نظروں سے اسے اپنے کمرے کی طرف جاتے دیکھا' جبکہ بلال لاپروائی سے چائے پی رہا تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بالکل نارمل تھے۔

"وہ بھی کیا مسئلہ ہے آپ کی نند کے ساتھ؟"

وہ گڑبڑا گئیں اور پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل سے برتن اٹھانے لگیں۔

☆ ☆ ☆

اس کے ساتھ مسئلہ کوئی خاص نہیں تھا لیکن "حالات" اور اس کی "لاپروائی" نے "خاص" بنا دیا تھا۔ ماہین کے والد صرف تین بھائی تھے' اس حوالے سے ماہین کے تایا کے دو بیٹے اور ماہین کے والد کے تین بیٹے اور ایک بیٹی جبکہ چچا کا صرف ایک بیٹا تھا اور یوں ماہین کی ددھیال میں واحد اور اکلوتی "لڑکی" ہونے کی وجہ سے اسے ہمیشہ وی آئی پی پروٹوکول ملا کرتا۔ جب وہ پیدا ہوئی تو خاصی صحت مند اور گول مٹول تھی۔ اپنی سرخ و سپید رنگت کی وجہ سے وہ ہر ایک کی توجہ کا مرکز بن جاتی اور گھر کا ہر بندہ اس کے لاڈ اٹھاتا۔ وہ چاکلیٹ' کیک اور سوئیٹس کی دیوانی تھی اور ان کے گھر کا فریج ان چیزوں سے بھرا رہتا اور جوں جوں وہ بڑی ہوتی گئی' اس کے وزن میں اضافہ ہوتا گیا لیکن ساتھ ساتھ اس کی کھانے پینے کی عادات بھی پختہ ہوتی گئیں۔

اور پھر یوں ہوا کہ جب وہ میٹرک میں پہنچی تو اپنے صحت مند مٹاپے کی وجہ سے اپنی ہم عمر کلاس فیلوز سے

Digestlibrary.com

خاصی بڑی لگتی اور وہیں فرینڈز کے مذاق اڑانے پر اسے اس حقیقت کا ادراک ہوا کہ اس کا جسم میٹھا کھانے اور مرغن غذاؤں کی وجہ سے خاصا بے ڈھنگا ہو چکا ہے لیکن اس وقت تک خاصی دیر ہو چکی تھی اور کچھ کھانے کی طرف دیکھ کر اس کے لیے اپنا ہاتھ روکنا دنیا کا مشکل ترین کام تھا۔ گھر میں "اکلوتی" اور "لاڈلی" ہونے کی وجہ سے کسی نے زیادہ سختی نہیں کی اور حالات کی سنگینی کا تو اس احساس وقت ہوا جب تائی اماں اور وسیم کے انداز بدلے۔ وہ صرف سال یا ڈیڑھ سال کی تھی، جب تایا ابو اور تائی اماں نے اپنے سب سے بڑے بیٹے کے لیے اسے مانگ لیا تھا۔ ان دنوں وہ تائی اماں کی آنکھوں کا تارہ ہوتی تھی اور اس وجہ سے وسیم کی طرف اس کا رجحان بھی بڑھ گیا تھا لیکن جب سے وہ امریکہ سے انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر کے آئے تھے، تب سے ان کے رویے اور برتاؤ میں ایک اجنبیت اور بے زاری دیکھ کر ماہین خود بھی بوکھلا گئی تھی۔ وہ اٹھتے بیٹھتے اس کی صحت پر طنز کرتے اور اسے تکلیف اس وقت زیادہ ہوتی جب تائی اماں بھی ان کی ہاں میں ہاں ملانا شروع کر دیتیں اور پھر بالآخر اس بے زاری کا "نتیجہ" ایک دھماکے کی صورت میں اس وقت سامنے آیا، جب وسیم نے اپنی ایک کولیگ کے ساتھ سارے زمانے کی فکر لے کر شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اسے تو خاصا جذباتی "دھچکہ" لگا تھا۔ بڑے ابا اور بڑی اماں نے خاصا احتجاج کیا لیکن تایا اپنی سب سے بڑی اولاد کے ہاتھوں مجبور تھے اور آخر کار ویسا ہی ہوا جیسے کہ وسیم چاہتے تھے اور ان کی دھوم دھام سے شادی کی وجہ سے ماہین خاصی ڈسٹرب تھی۔

☼ ☼ ☼

اگلے دن وہ کالج یونیفارم پہن کر نیچے ڈائننگ ہال کی طرف آ رہی تھی، جب امی کی پریشان آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ وہ بڑی اماں سے مخاطب تھیں۔

"اب اماں! میں اپنے منہ سے کیسے منع کروں۔ بھابھی نے خود مجھے فون کر کے کہا ہے کہ وسیم اور اس کی دلہن شام میں آپ کی طرف آنا چاہ رہے ہیں۔ وسیم بطور خاص اپنی بیوی کو آپ سے ملانے لا رہا اور ظاہر ہے جو رشتہ ماہین کا آپ سے بنتا ہے، وہی ا کا ہے۔ ماہین اگر خاندان کی پہلی پوتی ہے تو وہ آپ سب سے بڑا پوتا اور کسی زمانے میں خاصا لاڈلا بھی وہ تو جب تینوں بھائی علیحدہ ہوئے تو آپ اپنی رضامن سے ہمارے ہاں ٹھہری تھیں، ورنہ ہمارے ... صاحب اور جٹھانی صاحبہ نے کتنا زور لگایا تھا کہ ... بڑے ہیں، آپ اور ابا ہمارے ساتھ رہیں اور ... بھابھی تو ابھی تک کہتی ہیں کہ میں چونکہ آپ کی بھا... ہوں، اس لیے آپ مجھے زیادہ اہمیت دیتی ہیں۔" ا... آواز میں شکوہ تھا۔

"تم چھوڑو اسے، تہمینہ کی تو شروع سے عادت ر... ہے کہ وہ ہر بات میں خوامخواہ مقابلے کرتی ہے۔ تم ... بتاؤ کہ شام کو کیا کرنا ہے بلکہ تہمینہ کو فون کر کے کہ... کہ میرا آج شام کو عابد کی طرف جانے کا ارادہ ہے ... وسیم کو کہو کہ اپنی دلہن کو لے کر وہیں آ جائے۔" بڑ... اماں نے محتاط سے انداز میں کہا۔

"کمال کرتی ہیں اماں! میں کیسے کہہ دوں تہم... بھابھی تو سخت برا مانیں گی کہ میرے بیٹے اور بہو کو آ... سے منع کر رہی ہیں اور اصولاً" تو ہمیں خود دونوں ... دعوت کرنی چاہیے تھی۔" انہوں نے بلاتوقف ... لیکن آگے بھی بڑی اماں تھیں فوراً" شروع ہو گئیں

"ارے بھاڑ میں جائے اصول وصول، تہمینہ اگر مانتی ہے تو سو بار مانے۔ مجھے اس کی پروا نہیں۔ اگر ا... ہی اصولوں والی تھی تو پھر بیٹے کی بچپن کی منگنی نبھاتی لے کے ہماری سی بچی کو داغ لگا دیا۔ سارا خاندان پو... پوچھ کر ناک میں دم کر رہا تھا کہ سگے تایا نے منگنی کیو... ختم کر دی۔ اوپر سے ہماری بچی کو اتنا پریشان کیا وہ ... رات بھر روتی رہتی ہے۔ ہماری نظر سے پوشید... نہیں۔ میں نے کہا اللہ جانے کون سی حور پری ا... جس پر وسیم کا دم نکلا جا رہا ہے۔ بھاڑ میں جا... دونوں۔ میں خود فون کر کے منع کر دوں گی۔ اب دادی سے ملنے کا "ہوکا" اٹھ رہا ہے۔ جب لڑکی پسن...

اور سارے معاملات طے کر لیے تب تو دادی یاد نہ ...اب آرہے ہیں ہمارا کلیجہ جلانے۔" "اف خدایا ...ی گہری ہیں بڑی اماں اور اتنا غصہ' وہ تو پل بھر کو بھی ...وں نہیں کرپائی اور اسے آتا دیکھ کر ماما اور بڑی اماں ..." ہی خاموش ہوگئی تھیں۔ بڑی اماں کے چہرے پر ...ہنی کا تاثر خاصا واضح تھا۔

"امی! آج میں کالج سے ماموں کی طرف جاؤں گی۔ ...ب کا فون آیا تھا' اس کے ساتھ مل کے مجھے ایک ...جیکٹ پر کام کرنا ہے۔ آپ رات میں عماد کو بھجوا ...یجے گا۔" چائے کا فلاسک اور ڈبل روٹی اپنے سامنے ...کھتے ہوئے اس نے بظاہر لاپروا لہجے میں کہا تھا لیکن ...جانے اسے کیوں محسوس ہوا کہ اس کی اس بات پر ...ں کے چہرے پر خاصے پرسکون تاثرات نمودار ہوئے ...ے۔

"تم یہ کیا سوکھی ڈبل روٹی کھا رہی ہو۔ اچھے خاصے ...اٹھے بنائے ہیں تمہاری ماں نے۔ ڈھنگ سے ناشتہ ...کرو' سارا دن کالج میں کیا بھوکے پیٹ رہو گی۔" بڑی ...اں نے لگے ہاتھوں اسے بھی جھاڑ دیا۔

"پہلے "صحت" کون سی "کم" ہے جو مزید بنالوں۔" ...س کا وہی لاپروا سا انداز برقرار رہا۔

"جسے تمہاری صحت سے تکلیف ہوتی ہے' وہ ...نہیں نہ دیکھے۔ کوئی ضرورت نہیں پروا کرنے کی۔" ...ی اماں کا لہجہ اس کے لیے پیار میں ڈوبا ہوا تھا۔ نہ ...ہتے ہوئے بھی ان کے انداز پر اسے ہنسی آگئی' تب ...ں انہوں نے بظاہر گھور کے اسے دیکھا تھا لیکن اسے ...ائی دن کے بعد ہنستے دیکھ کر ان کے چہرے پر اطمینان ...کے رنگ پھیل گئے۔

اور پھر کالج میں ایک بھرپور تھکن والا دن گزار کر وہ ...اموں کے گھر جاکر مزید کام کرنے کے بجائے آرام سے ...گئی۔ شام کو رباب کے بری طرح جھنجوڑنے پر ہی ...ٹھی۔ اپنے اکلوتے ماموں جان کے گھر آکر اسے ہمیشہ ...اپنائیت کا احساس ملتا تھا۔ ایک تو ممانی جان خاصی ...بات کرنے والی خاتون تھیں اور دوسرے ان کی دونوں ...بیٹیاں اس کی ہم عمر تھیں' اس لیے ان کے گھر آکر وہ ہمیشہ انجوائے کرتی۔ نایاب' بی ایس سی فائنل ایر میں جبکہ رباب اس کے ساتھ تھرڈ ایر میں تھی۔

"ماہین! اگر تم اگلے دس سیکنڈ میں نہ اٹھیں تو خدا کی قسم ٹھنڈے پانی کا جگ تمہارے اوپر انڈیل دوں گی۔" رباب کے دھاڑنے پر اس نے بمشکل آنکھیں کھولی تھیں۔ "غضب خدا کا۔ منتیں کر کر کے تمہیں بلایا تھا اور محترمہ کو سونے سے فرصت نہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے صدیوں سے جاگتی آئی ہو اور اب گھوڑے گدھے بیچ کر سو رہی ہو۔"

ماہین اس کے انداز پر بے اختیار ہنس پڑی تھی جبکہ رباب کمر پر ہاتھ رکھے بڑے لڑاکا انداز میں اسے دیکھ رہی تھی جیسے کچا چبانے کا ارادہ ہو۔

"اٹھ جاؤ منحوس' پزا' فش پکوڑے اور چپس تیار ہیں۔ نوکرانی نے ساری دوپہر کچن میں غارت کی ہے۔ اب بیگم صاحبہ اسے ٹھونس کر شکریے کا موقع دیں۔"

"کوئی فائدہ نہیں۔ میں ڈائٹنگ پر ہوں۔" ماہین نے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا...؟" رباب کو شاک لگا' اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا اور اسے یاد آیا کہ آج کالج میں حسبِ عادت اور حسبِ معمول اس نے سموسے' چپس اور چاٹ بھی نہیں کھائی تھی۔

"ماہی! تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟" رباب نے فکرمندی سے پوچھا۔

"ہاں' اللہ کا شکر ہے۔" اس نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا...؟ ویسے لگتی نہیں ہے۔" اس نے مشکوک انداز میں کہا۔

اور پھر مغرب تک وہ دونوں اپنے فائن آرٹس کے پریکٹیکل ورک میں مصروف رہیں اور رات کا کھانا کھا کر وہ دونوں لان میں واک کر رہی تھیں' جب اچانک رباب نے پوچھا۔ اس کے لہجے میں جھجک اور گریز نمایاں تھا۔

"ماہین! تم پچھلے دنوں وسیم بھائی کی وجہ سے آپ

سیٹ تھیں نا۔"

"ہونہہ۔" اس نے مختصراً جواب دیا۔

"تمہیں ان کے اس اقدام پر دکھ تو ہوا ہوگا؟" رباب کا لہجہ گہرا تھا۔

"ظاہری سی بات ہے رباب! میرا ردِعمل فطری تھا لیکن مجھے دکھ سے زیادہ شرمندگی ہے اور افسوس ہے کہ جب وسیم کی انڈراسٹینڈنگ اپنی کولیگ کے ساتھ ہوگئی تھی تو وہ مجھے بتا دیتے، ہم اس مسئلے کو اچھے طریقے سے نبٹا سکتے تھے لیکن انہوں نے طریقے اور سبھاؤ سے بات کرنے کے بجائے میری شخصیت میں نقص نکالنے شروع کردیے، جس سے نہ صرف میں بلکہ ہماری پوری فیملی ڈسٹرب ہوئی۔ انہوں نے میرا کردار، میری عادات، میرا مزاج کچھ بھی نہ دیکھا اور سب کو پس پشت ڈال کر صرف ظاہری شخصیت کی بنا پر مجھے ریجیکٹ کردیا۔ حالانکہ میرے دو تین بہت اچھے پروپوزل میری اس ظاہری شخصیت کو دیکھ کر ہی آئے تھے لیکن چونکہ تایا کے گھر بات طے تھی، اس لیے ماما نے انکار کروا دیا تھا۔" وہ آج پہلی دفعہ اس تلخ موضوع پر بولی تھی۔ اس کا چہرہ بجھا ہوا، جبکہ لہجے میں آزردگی تھی۔

"بہرحال وسیم بھائی نے غلطی کی ہے اور اس کا احساس انہیں بعد میں ہوگا۔" رباب نے دلاسہ دیتے ہوئے کہا لیکن وہ خاموشی سے چپل کی نوک سے گھاس اکھاڑنے میں مصروف تھی۔ اسی وقت تیز تیز قدموں سے چلتی نایاب نے اسے گھر سے گاڑی آنے کی اطلاع دی تو وہ سر جھٹک کر فوراً اندر بڑھ گئی۔ عماد خاصا جلد باز تھا۔ ذرا سی دیر پر باہر ہی سے ہارن دینے لگتا۔

وہ کتابیں لے کر باہر نکلی۔ ممانی جان دروازے میں کھڑی حیرت بھرے لہجے میں کہہ رہی تھیں۔

"پتا نہیں کیا بات ہے عماد آج اندر نہیں آیا۔"

اور گاڑی میں بیٹھتے ہی اسے اندازہ ہوا کہ عماد اندر کیوں نہیں آیا۔ بلاشبہ گاڑی اسی کی تھی لیکن ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے بلال کو دیکھ کر اسے حیرت ہوئی۔ وہ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتے کھولتے رک گئی۔

"محترمہ بیٹھ جائیے، آپ کی بڑی اماں اور ا... محترمہ کی خصوصی اجازت سے ہی میں آیا ہوں۔ ... بھائی اپنی مسز اور بیٹے کے ساتھ وسیم صاحب اور ان کی مسز کو چھوڑنے گئے ہوئے ہیں جبکہ عماد اپنے ... دوست کی بہن کی شادی میں بزی تھا اور چھوٹو ... آنے سے انکار کردیا تھا۔ چنانچہ مجھے یہ خدمت سرانجام دینا پڑیں۔ چونکہ آپ کے سگے بھائی کی ... اور ان ہی کے پیسوں کا پیٹرول ہے، اس لیے آپ ... اس میں تشریف فرما ہونے کے لئے اتنی سوچ وبچار ... ضرورت نہیں۔"

وہ بے دھیانی میں دروازہ کھول کے بیٹھ گئی۔ ذہن میں اس کی یہی بات اٹک گئی تھی کہ آج گھر ... وسیم اپنی مسز کے ساتھ آئے تھے۔ تلخی کی ایک ... اس کے وجود کا احاطہ کرلیا تھا۔

"ہونہہ، دیکھنے آئی ہوں گی مسز وسیم کہ وہ کون عجوبہ ہے جسے ریجیکٹ کرکے وسیم صاحب انہیں قبولیت کا اعزاز بخشا ہے۔"

"آپ کم بولتی ہیں یا میرے ساتھ ہی بولنا نہیں کرتیں؟" اس کی شوخ آواز پر وہ چونکی۔

"آپ کے ساتھ بولنا پسند نہیں۔" سرد لہجے ... اس کی صاف گوئی کے جواب میں اس کا قہقہہ کم ... ماہین کو بالکل سمجھ میں نہیں آیا۔

"عجیب بے وقوف اور پاگل بندہ ہے۔" اس دل میں سوچا جبکہ وہ اس کی سوچوں سے بے نیاز ... خوشگوار لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"ماہین خالہ! آپ واقعی صاف گو، بے باک ... کھری ہیں اور مجھے یہ عادتیں بہت پسند ہیں۔ ا... لوگ دل کے بہت اچھے ہوتے ہیں۔"

"ہونہہ، دل کس نے دیکھا ہے۔" وہ غصے ... بڑبڑائی۔ اس کا انداز دل جلانے والا جبکہ لہجہ اس بھی زیادہ تیکھا تھا۔

"محترمہ! کسی اور کا تو پتا نہیں لیکن میں گفٹ کا

دیکھ کر خوش نہیں ہوا کہ پیکنگ بہت خوبصورت ہے تو یقیناً اندر سے بھی باکمال چیز نکلے گی۔"

"اچھا۔۔؟" وہ طنزیہ لہجے میں بولی اور تھوڑا سا مڑ کر اسے دیکھا جو بڑے دھیان سے ڈرائیونگ کر رہا تھا اور پھر استہزائیہ لہجے میں بولی۔ "تو لوگوں کی اکثریت تو صرف ظاہری خوبصورتی کا عکس دیکھتی ہے۔ آپ تو بہت بیوقوف ہیں جو "اندر" کی دلکشی ڈھونڈنے میں وقت ضائع کرتے ہیں۔ حالانکہ جو چیز آنکھوں کو اچھی لگتی ہیں، وہ یقیناً آنکھوں کے رستے ہی دل میں پہنچتی ہے۔"

وہ اس کی بات سن کر بڑے اسٹائل سے مسکرایا۔

"لیکن یاد رکھیے کہ ظاہری خوبصورتی کا عکس بہت جلد جھوٹا پڑ جاتا ہے اور ایسی چیزیں جتنی جلدی دل پر اثر کرتی ہیں، اس سے بھی زیادہ تیزی سے اپنا اثر زائل بھی کر دیتی ہیں۔"

"کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک۔۔"

اس کا لہجہ طنزیہ جبکہ انداز چڑانے والا تھا۔ بلال ایک لحظے کو خاموش سا ہو گیا۔ اب کے اس کا انداز سمجھانے والا تھا۔

"ماہین! صبر کسی منفی رویے کا نام نہیں، یہ سراسر ایک مثبت رویہ ہے اور زندگی میں بارہا بہتیرے مقام آتے ہیں۔ تھوڑا حوصلہ اور انتظار کریں اور پھر دیکھیں کہ کیا نتائج نکلتے ہیں۔"

"ہاں دوسروں کو نصیحت کرنا اور صبر کی تلقین کرنا بہت آسان کام ہے اور جب یہ کام خود کرنا پڑے تو پتا چلتا ہے کہ ضبط کے پیمانے کو چھلکنے سے روکنا کتنا مشکل کام ہے۔" اس کے طنزیہ لہجے پر بلال نے تاسف بھری نظروں سے اسے دیکھا۔

"یہ انسان کی عام کمزوری ہے کہ وہ تنقید کو برداشت نہیں کرتا۔ اس کمزوری کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ آدمی اچھے ساتھیوں سے محروم ہو جاتا ہے۔" اب کہ چونکنے کی باری ماہین کی تھی۔ اس نے نظریں اٹھا کر اس کا چہرہ بغور دیکھا جو بظاہر بے نیازی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا لیکن اس کے چہرے کی پھیکی رنگت اس کے اندرونی موڈ کی عکاس تھی۔

اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور تھوڑی سی شرمندگی بھی۔ وہ کبھی بھی ایسی بدمزاج نہیں تھی لیکن وسیم والے معاملے نے اس کی زندگی میں تلخی اور آزردگی بڑھادی تھی لیکن اس میں اردگرد کے لوگوں کا کیا قصور؟ اس کے دل اور دماغ نے بیک وقت سرزنش کی تو وہ جھلا سی گئی۔

"سوری، اگر آپ نے مائنڈ کیا ہے تو۔" وہ اٹک اٹک کر بولی۔

"آپ اپنا "سوری" واپس لے لیں۔ میں نے واقعی مائنڈ نہیں کیا۔" اس کے لاپروا انداز پر ماہین نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"عجیب آدمی ہیں آپ، مائنڈ کرنے والی بات پر بھی مائنڈ نہیں کرتے۔"

اس نے مسکراہٹ ہونٹوں میں دباتے ہوئے کہا۔

"میں جھوٹ نہیں بولتا۔"

"آپ کہتے ہیں تو مان لیتی ہوں۔" ماہین نے ہتھیار ڈالے۔

"تھینک یو۔" بلال نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے نظریں اس کے پرکشش چہرے پہ جمائیں تو وہ پہلو بدل کر رہ گئی اور گھر کا گیٹ سامنے دیکھ کر سکون کا سانس لیا۔

☆ ☆ ☆

پھر اگلے دو دن وہ اسے نظر نہیں آیا۔ تیسرے دن وہ عصر کی نماز پڑھ کر چائے بنا رہی تھی مگر اسے دیکھ کر ٹھٹکی۔

"آپ سوچ رہی ہوں گی کہ یہ ابھی دفعان نہیں ہوئے۔" اس نے حقیقتاً اس کے ذہن کو پڑھا تھا، تب ہی وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی پھر مروتاً بولی۔

"نہیں، ایسی تو کوئی بات نہیں۔"

"آپ جیسی خاتون پر ویسے آپس کی بات ہے جھوٹ جچتا نہیں ہے۔" پانی کی بوتل فریج میں رکھتے

Digestlibrary.com

ہوئے اس نے شرارتاً کہا۔ سفید کرتا شلوار میں پشاوری سینڈل پہنے بلال کو ماہین نے غور سے دیکھا اور دل ہی دل میں اس کی وجاہت کو سراہا بھی۔

"آپ بھی میری طرح خطرناک حد تک صاف گو واقع ہوئے ہیں۔" چائے کی ٹرالی باہر لے جاتے ہوئے اس کی جوابی کارروائی کو بلال نے خاصی حیرت سے دیکھا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اتنے شگفتہ لہجے میں بھی جواب دے سکتی ہے۔

سب کو چائے دے کر وہ اپنی اور بھابھی کی چائے لے کر ٹی وی لاؤنج میں آئی تو وہ اور بلال ٹی وی کے کسی پروگرام میں محو تھے۔ "صحت" کے حوالے سے کوئی ڈاکٹر گفتگو کر رہا تھا جسے وہ دونوں بہت غور سے سن رہے تھے۔ ڈاکٹر موٹاپے کی وجوہات اور اس کے صحت پر خطرناک اثرات کے حوالے سے گفتگو کر رہا تھا۔

"ارے ماہین! تم کب آئیں۔" عنبرین بھابھی نے اسے ابھی دیکھا تھا اور بلال نے جتنی تیزی سے ٹی وی کا چینل تبدیل کیا تھا۔ اس پر ڈھیروں خفت نے حملہ کر دیا اور یہ یقیناً اس کی وجہ سے کیا گیا۔

"بھابھی! حمزہ کہاں ہے؟" اس نے اپنی شرمندگی مٹانے کو یونہی پوچھا لیکن بھابھی کے جواب نے اسے مزید شرمندہ کر دیا۔ وہ متبسم لہجے میں کہنے لگیں۔

"شکر ہے کہ تمہیں اپنے عزیز جان، لاڈلے اور اکلوتے بھتیجے کا خیال آیا۔ وہ حسبِ عادت تمہاری طرف دیکھ کر لپکا تھا لیکن تم خاصی مصروف تھیں۔ ہم نے بھی اسے تسلی دے دی کہ اس کی پیاری پھپھو کے پاس آج کل وقت نہیں ہے۔ ابھی معاذ اسے لے کر باہر سیر کروانے گئے ہیں۔"

"ارے نہیں بھابھی! ایسی تو کوئی بات نہیں۔" وہ کچھ نادم سی ہو گئی۔

"تم بلال کو ذرا چائے بنا کر دو، میں ماما سے پوچھ کر آتی ہوں کہ شام میں کیا پکے گا؟" اس نے گھور کر سامنے کارپٹ پر فلور کشن کے اوپر بیٹھے بلال کو دیکھا جو اب کسی سیاسی مذاکرے میں گم ہونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔

"آپ نے مجھے دیکھ کر ٹی وی کا چینل کیوں تبدیل کر دیا تھا؟" اس نے پوچھ ہی لیا۔

"اس لیے کہ آپ کو دوست اور دشمن کی پہچان نہیں ہے اور وہ جو محسن نقوی کہتے ہیں۔

اے دل تجھے دشمن کی پہچان کہاں ہے
تو حلقہ یاراں میں بھی محتاط رہا کر

اس کے شرارتی لہجے پر اس نے جل کر پوچھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟"

"مطلب تو صاف ظاہر ہے ماہین بی بی! ہم لوگ "صحت اور فٹنس" کے حوالے سے پروگرام اپنی ذاتی دلچسپی اور شوق کی وجہ سے دیکھ رہے تھے اور آپ سمجھتیں، آپ پر طنز کیا جا رہا ہے اور مجھے چڑانے کے لیے اس پروگرام میں خود ساختہ دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے اور اتنا بڑا الزام کم از کم میں برداشت نہیں کر سکتا تھا۔" وہ ماہین کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"کمال ہے، خاصی دور کی سوچتے ہیں آپ۔" ماہین کو تمام تر غصے اور شرمندگی کے باوجود ہنسی آگئی۔

"ویری گڈ! اگر آپ کو کوئی بتا دے کہ آپ کی ہنسی بہت دلکش ہے تو آپ کیا کریں گی؟"

"میں ہنسنا ہی چھوڑ دوں گی۔"

"شاباش! آپ میری توقعات پر پورا اتریں۔ الیکٹرا ٹی وی آپ کا ہوا۔" وہ حسبِ عادت شریر سے انداز میں ہنسا۔ وہ اس کے سامنے پلیٹ سے بسکٹ اٹھاتے ہوئے چونکی۔ وہ اسی نگاہِ پُرشوق کے حصار میں تھی، اس کا دل عجیب سی لے میں دھڑکا۔

"مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ؟"

"کوئی خاص نہیں، بس میں چاہتا ہوں کہ آپ کم از کم یہ سوچنا چھوڑ دیں کہ میں آپ کا مذاق اڑاتا ہوں یا آپ کو چڑاتا ہوں۔ یقین کریں کہ ہنسنا اور مسکرانا دو ایسے افعال ہیں جن پر مجھے کنٹرول نہیں ہوتا۔"

"جس طرح مجھے کھانے پر کنٹرول نہیں۔" اس کے منہ سے بے اختیار پھسلا اور اگلے ہی لمحے وہ خاصی کوفت زدہ ہو گئی جبکہ وہ مگن سے انداز میں کہہ رہا تھا۔

"یہ کوئی زیادہ پیچیدہ مسئلہ نہیں۔ اگر آپ میری

شاگردی میں آجائیں۔"

"کیا مطلب؟"

"ایک تو آپ مطلب بہت پوچھتی ہیں۔"

ریموٹ کنٹرول سے ٹی وی کو بند کرتے ہوئے وہ بولا اور پھر مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ ہو کے انکشاف کیا۔

"اگر آپ مجھے آج سے پانچ سال پہلے دیکھ لیتیں تو ہرگز ہرگز یقین نہ کرتیں کہ یہ میں ہی ہوں۔"

اس کی الجھن بھری نظروں کو دیکھ کر اس نے مزید وضاحت کی۔

"اصل میں جتنا میں "اب" ہوں' میرا' وجود' اس سے بھی ڈبل تھا۔ اصل میں مجھے "کمپیوٹر" کا جنون تھا۔ سارا سارا دن اس پر بزی رہتا۔ پروگرامنگ کرتا اور ساتھ ساتھ خوب کھاتا اور ہوش تو مجھے اس وقت آیا جب میں اچھا خاصا ڈھول بن چکا تھا اور مجھے لگتا تھا کہ ہر بندہ میرا مذاق اڑا رہا ہے اور زیادہ ہرٹ میں اس وقت ہوا' جب ماریہ نے مجھ سے شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ ماریہ میری خالہ زاد کزن ہے اور دوبئی میں اپنے والدین کے ساتھ سیٹل ہے اور پتا ہے ماہین! میں اس کے ساتھ خاصا انلیج تھا۔ بیس بیس گھنٹے میں اس کے ساتھ چیٹ کرتا تھا اور ٹھکرائے جانے کی تکلیف کا اندازہ مجھ سے زیادہ کوئی نہیں کر سکتا۔ میں پورے دو مہینے اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلا تھا اور اسی ٹینشن میں مجھے اندازہ ہی نہیں ہوا کہ میں اپنا کتنا وزن کم کر چکا ہوں۔ بس "انا" پر چوٹ پڑی تھی پھر جم جوائن کر لیا۔ خوب واک کی' ڈائٹ پر کنٹرول کیا اور اب آپ کے سامنے ہوں اور اب وہ میری منتیں کرتی ہے لیکن میرا دل نہیں مانتا۔"

ماہین نے خاصی حیرت سے اس کی طرف دیکھا جو اپنی انتہائی "پرسنل" بات بہت آرام سے اس کے ساتھ شیئر کر گیا تھا۔ وہ اس کی ذہنی حالت کا بخوبی اندازہ کر سکتی تھی۔ اس نے غور سے اسے دیکھا۔ اس کے نقوش' قد' رنگ' گفتگو کا اسٹائل کوئی بھی چیز نظرانداز کیے جانے والی نہیں تھی۔ اسے حقیقتاً" ماریہ پر افسوس ہوا۔

"اور پتا ہے ماہین! میں نے پچھلے سال دوبئی میں ہی ایک فیشن شو میں ماڈلنگ بھی کی تھی اور ایک کمرشل میں کام بھی کیا اور ماریہ نے تو مجھے میرے کزن کی شادی پر دیکھا تھا اور خاصی "صحت مندی" کی حالت میں دیکھا تھا اور اس کے بعد جب اس نے مجھے ٹی وی پر دیکھا تو اسے شاک لگا تھا۔"

"تو پھر کیا ہوا؟ غلطی بھی تو انسان ہی سے ہوتی ہے۔ جو ہوا اسے نظرانداز کریں اور اگر وہ اچھی لڑکی ہے تو دوبارہ اسے جوائن کر لیں۔"

وہ کچھ دیر چپ چاپ اس کی شکل دیکھتا رہا اور پھر بڑے سنجیدہ انداز میں گویا ہوا۔ "ماہین! میں یقیناً اسے نظرانداز کر دیتا' اگر میری عزتِ نفس مجروح نہ ہوئی ہوتی۔ یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں تھا۔ اگر وہ مجھے پیار سے کہتی۔ یقین کریں' میں بہت کم عرصے میں ویسا بن سکتا تھا' جیسا وہ چاہتی تھی کیونکہ محبت میں بہت طاقت ہے لیکن اس نے میری اندر کی خوبصورتی کو نظرانداز کر کے جس طرح مجھے جھٹلایا اور سارے خاندان کے سامنے مذاق اڑایا۔ میں ان لمحوں میں اپنی انسلٹ اور بے بسی کے احساس کو ساری زندگی نہیں بھلا سکتا۔" وہ بڑے مجروح انداز میں مسکرایا تھا۔ "اور ماہین! دل کے رشتے بہت عجیب ہوتے ہیں اور میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ جس سے آپ کو محبت ہوتی ہے' اس کے سارے ہی انداز آپ کو بھلے لگتے ہیں۔ وہ کیسا ہے؟ اس کی کیا رنگت ہے؟ کتنا قد ہے؟ یہ سب سوال ثانوی اور فضول ہوتے ہیں اور محبت ان چیزوں کو نہیں دیکھتی اور اگر وہ دیکھتی ہے تو وہ محبت نہیں ہوتی۔ محبت ان تمام باتوں سے ماورا ہوتی ہے اور میں اگر اپنے اور ماریہ کے ریلیشن کو دیکھوں تو مجھے وہ ٹین ایج کی محض ایک چھوٹی سی پسندیدگی لگتی ہے' ورنہ اگر کوئی گہرا جذبہ ہوتا تو ماریہ ہرگز ایسا ری ایکٹ نہ کرتی یا پھر میں اسے اپنی انا کا مسئلہ نہ بناتا۔" اب کے وہ کھل کر ہنسا تھا۔

ماہین نے بہت غور سے اسے دیکھا۔ واقعی اس کے

چہرے اور لہجے میں کسی قسم کا ملال نہیں تھا۔

"آپ کو ایک مشورہ دوں' اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو۔" وہ شریر سے انداز میں کچھ جھجکتے ہوئے بولا۔

ماہین نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ اس وقت خاصی ریلیکس ہو گئی تھی۔

"اچھا چلیں کچھ دیر لان میں واک کرتے ہیں اور ساتھ میں باتیں بھی کرتے ہیں۔" ماہین کو خاصی حیرت ہوئی۔ جب دل اور دماغ دونوں نے اس پر زبردستی کی' ان دونوں کو لان کی طرف جاتے ہوئے بڑی اماں اور ماما نے بہت غور سے دیکھا۔

اور پھر ایک گھنٹے کی واک سے اس کا سانس اچھا خاصا پھول گیا تھا لیکن بلال اس قدر دلچسپ باتیں کر رہا تھا کہ اسے احساس تک نہ ہوا۔ وہ کچھ عرصے کے لیے اپنا بزنس سیٹ کرنے کے لیے لاہور سے اسلام آباد آیا تھا۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ماسٹرز کرنے کے بعد اس کا "سوفٹ ویئر" کا اچھا خاصا بزنس تھا اور اب اپنے بزنس کی ایک اور برانچ کے سلسلہ میں اس کا آج کل اسلام آباد میں قیام تھا۔ ماہین کو اس سے ڈسکشن کر کے اندازہ ہوا کہ وہ دنیا جہان کی معلومات رکھتا ہے۔

☼ ☼ ☼

اگلے دن وہ کالج سے واپس آئی تو شام کو بلال نے بھابھی اور عماد بھائی کے ساتھ بیڈمنٹن کا میچ رکھا تھا۔ اس کے نہ نہ کرنے کے باوجود' اس کا پارٹنر بننا ہی پڑا اور دو گھنٹے کے اس میچ نے اس کی ساری ہڈیاں ہلا دی تھیں۔ وہ ذرا سے :۔سانی بھاگ دوڑ سے بہت جلد تھک جاتی تھی اور پھر اس کے اور عنبرین بھابھی کے منع کرنے کے باوجود وہ ان دونوں کو نہ صرف لیڈیز جم میں ان کی ممبر شپ کروا چکا تھا بلکہ شام کو لانے اور لے جانے کی ڈیوٹی بھی اس کے ذمہ تھی۔ ماہین کے لیے خاصا متوازن لیکن ٹائٹ ڈائٹ کنٹرول مینو بھی اسی نے ترتیب دیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ اکثر منہ بنا لی سلاد اور ابلی سبزیاں کھاتی نظر آ رہی تھی۔

"آپ کو میرے ساتھ کیا دشمنی ہے؟" اس دن جب اس نے زبردستی روسٹ اس کے سامنے سے ہٹایا تو وہ تپ کر بولی جبکہ اس نے دوبدو جواب دیا۔

"میری دشمنی کے فائدے آپ کو دو ماہ بعد نظر آئیں گے' آپ جتنا مرضی لڑ لیں لیکن خوراک آپ کو وہی ملے گی جو میں نے چارٹ بنایا ہے۔ غضب خدا کا پانچ فٹ دو انچ قد اور وزن 70 کلو۔ اسے ہم نے پچپن کلو پر لانا ہے' چاہے جیسے بھی لاؤ۔ سمجھیں آپ۔"

"زبردستی ہے یہ؟" وہ تھوڑی سی ڈھیلی پڑی۔

"ہاں' زبردستی ہے۔" اس نے ڈٹ کر جواب دیا تو وہ خاموشی سے سامنے پڑا سلاد کھانے لگی۔ بڑی اماں نے بمشکل اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی۔ تھوڑی سی سختی اس کے مستقبل کے لیے نہایت مفید تھی۔

ایک مہینے کے بعد اس نے کالج یونیفارم نکالا تو اسے خاصا ڈھیلا محسوس ہوا۔ اس نے حیرت سے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں اپنا سراپا دیکھا تو اسے اپنا آپ خاصا کم محسوس ہوا۔ کالج میں بھی اس کی ساتھی فیلوز خاصی خوشگوار حیرت کا اظہار کر رہی تھیں اور نہ جانے کیوں ماہین کو بھی اپنا آپ خاصا بہتر محسوس ہو رہا تھا۔ وہ باقاعدگی سے جم جا رہی تھی اور لیڈی انسٹرکٹر کی ہدایات کے زیر نگرانی کافی ایکسرسائز کرتی تھی۔ شروع شروع میں بھابھی عنبرین بھی ساتھ گئیں اور پھر بعد میں کبھی کبھار اس کی کمپنی کے لیے ساتھ چلی جاتیں۔

اور اسی دوران اسے معلوم ہوا کہ بلال واپس لاہور جا رہا ہے تو اس نے خاصا سکون کا سانس لیا جبکہ اسے تو شاید اس کے تمام ارادوں کی خبر تھی' تب ہی سخت لہجے میں وارننگ دی۔

"آپ یہ مت سمجھیے گا کہ میں لاہور ہوں تو کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں ہوگا۔ میری چار آنکھیں یہاں بھی ہوں گی اور عنبرین آپی سے روز فون پر رپورٹ لیا کروں گا اور جم والی محترمہ کا موبائل نمبر بھی میں نے لے لیا ہے۔ اور آنٹی کو سارا تمہارا ڈائیٹ مینو میں نے دے دیا ہے اور تمہارے اردگرد کے لوگ کو بھی وارننگ دے دی ہے کہ خبردار کوئی ہمدردی نہیں۔ اور خود بھی ہر دوسرے تیسرے روز آپ کی خبر لوں گا۔"

اتنی ساری ہدایت سے وہ ایک دم ڈھیلی پڑ گئی اور چڑ کر بولی۔

"وہیں تھانیدار لگ جائیں آپ۔"

"ہمارے تھانیداروں کی کارکردگی اتنی اچھی نہیں ہے۔" اس نے اطلاع دی تو وہ سر جھٹک کر رہ گئی۔

وہ نہ صرف خود مصروف رہتا بلکہ دوسروں کو بھی مصروف رکھتا اور پھر واقعی چلا گیا تو گھر میں ایک سناٹا سا چھا گیا تھا کچھ دنوں بعد ماہین کے ایگزام شروع ہو گئے اور وہ اس میں مصروف ہو گئی اور امتحانوں کی ٹینشن ختم ہوئی تو نایاب کی شادی کا ہنگامہ شروع ہو گیا اور تین ماہ بعد ممانی جان نے اسے دیکھا تو ہکا بکا رہ گئیں وہ اچھی خاصی اسمارٹ ہو چکی تھی۔ اس نے اپنا اس کلو وزن کم کیا تھا پہلے جم اور واک پھر ڈائٹنگ اور اس کے بعد امتحانوں کی ٹینشن وہ اچھی خاصی گھن چکر بن چکی تھی۔

نایاب کی مہندی پر وہ میجنڈا کلر کے چوڑی دار پاجامے اور فٹنگ والی شرٹ میں اپنے لمبے سیاہ گھنے بالوں کو کھول کر ہلکا ہلکا میک اپ کیے اور ہم رنگ جیولری میں خاصی اچھی لگ رہی تھی۔ خاندان کے لوگوں نے اسے کافی عرصے بعد دیکھا تھا جو بھی اسے دیکھتا ایک لمحے کو ٹھٹھک کر رک جاتا' چہرے کے نقوش تو اس کے پہلے ہی جاذب نظر تھے اور بال بھی خاصے گھنے سلکی اور لمبے تھے اب تناسب سراپے نے اسے واقعی خوبصورت بنا دیا تھا۔ نایاب کی مہندی میں ہی دو چار خواتین نے بڑی دلچسپی سے اس کے کوائف پوچھے تھے' لیکن دلی سکون اور طمانیت کا احساس اس وقت ہوا جب ہال میں اندر آتے وسیم اس کی طرف دیکھ کر اسے بری طرح ٹھٹکے اور حیرت اور بے یقینی کے تاثرات ان کے چہرے پر نمایاں تھے اور ان کے ساتھ کھڑی ان کی مسز کا سراپا خاصا بے ڈھنگا ہو چکا تھا جب کہ تائی اماں بھی حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھیں۔ جب کہ وہ خود آگے بڑھ کر مسز وسیم سے ملی۔

"السلام علیکم بھابھی کیسی ہیں آپ؟ مجھے ماہین خالد کہتے ہیں' وسیم بھائی کی فرسٹ کزن ہوں' سوری آپ سے ملاقات نہیں ہو سکی۔"

"آپ ماہین ہیں؟" حیرت' استعجاب اور بے یقینی اس کے لفظوں سے ہی نہیں چہرے سے بھی نمایاں تھی۔ انہوں نے بے اختیار وسیم کی طرف دیکھا جب کہ وہ خود بھی گم سم کیفیت میں تھے۔

"بھئی یہ اتنی پیاری بچی کس کی ہے؟" گرے کلر کی سلک کی ساڑھی میں ایک پروقار خاتون نے بڑے خوشگوار لہجے میں ممانی جان سے پوچھا تھا۔ ماہین وسیم اور ان کے مسز نے بے اختیار آواز کے تعاقب میں دیکھا جہاں ممانی جان اس کا تعارف کروا رہی تھیں۔

"ارے یہ خالد صاحب کی بیٹی ہے۔ ماشاء اللہ خوب رنگ روپ نکالا ہے اس نے" "کہیں بات وات تو نہیں طے اس کی۔" وہی خاتون اب کچھ رازدارانہ لہجے میں پوچھ رہی تھیں۔ جب کہ ممانی جان نے پتا نہیں کیا جواب دیا تھا وہ دونوں اب باتیں کرتے کرتے آگے بڑھ گئی تھیں۔

اور پھر پورے مہندی کے فنکشن میں وسیم اور اس کی مسز کی نظریں اس پر رہیں وسیم کی نظروں میں ستائش جب کہ ان کی مسز رشک و حسد کے ملے جلے تاثرات تھے۔ اسے نہ جانے کیوں ایک کمینی سی خوشی ہو رہی تھی اور تائی اماں خود بھی خفت کا شکار نظر آ رہی ہیں۔

وہ رباب کے ساتھ کھڑی کھانا کھا رہی تھی۔ جب رباب کی خالہ زاد فریحہ نے پاس آ کر آہستگی سے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"بھئی سنا ہے تمہاری تائی اماں کی بہو کی چار فٹ کی لمبی زبان ہے۔"

"اچھا کس نے کہا؟" ماہین نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمہاری تائی اماں ایک گروپ میں بیٹھیں "انکشاف" کر رہی تھیں۔"

"اچھا۔۔۔؟" ماہین کو خاصی حیرت ہوئی۔

"ہاں جناب! اور پتا چلا ہے کہ ساس اور بہو کے

Digestlibrary.com

دبے دبے جھگڑے اب سرعام ہونے لگے ہیں بہو صاحبہ علیحدہ ہونا چاہتی ہیں اور تائی اماں صاحبہ اپنے لخت جگر کو علیحدہ کرنا نہیں چاہتیں۔" فریحہ کی معلومات خاصی اپ ٹوڈیٹ تھیں' ماہین کو سن کر خاصا افسوس ہوا اس نے دور بیٹھے وسیم کو دیکھا جو اپنی مسز کے ساتھ بھی خاصے بے زار بیٹھے تھے اور مسز صاحبہ کا موڈ بھی خاصا آف تھا۔

فنکشن سے واپسی پر گاڑی میں بیٹھتے ہی بڑی اماں خاصے غصے میں ماما سے مخاطب ہوئی تھیں۔

"لو اب تہمینہ کو دیکھو اچھا خاصا ہیرا گنوا کے آج سرعام اپنی عقل کا ماتم کر رہی تھیں کہنے لگیں اماں مجھ سے غلطی ہو گئی جو ماہین جیسی معصوم لڑکی ٹھکرا کر ایک چنڈال کو اپنے گھر لے آئی۔ اب بندہ پوچھے کہ ایسی باتوں کا کیا فائدہ؟ سارے فنکشن میں ماہین کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی رہی۔ میں نے کہا کہ نہیں بچی کو نظر نہ لگ جائے فوراً" صدقے کے پیسے نکال کر معاذ کو پکڑائے کہ کسی غریب مسکین کو دے دینا۔ مجھ سے بار بار پوچھ رہی تھی کہ ماہین نے کیا استعمال کیا ہے جو اتنی اسمارٹ ہو گئی ہے میں نے کہا کہ بچی تو ویسی ہی ہے تیری عقل پر جو پردہ پڑا تھا وہ اٹھ گیا ہے۔"

"چھوڑیں اماں! آپ بھابھی کی باتوں کو' مجھ سے مسز ابراہیم بار بار ماہین کے بارے میں پوچھ رہی تھیں وہ تو مجھے مسز ابرار نے بتایا کہ ان کا بیٹا ابھی امریکہ سے پڑھ کر آیا ہے۔" ماما کی بات پر اس کے فوراً" کان کھڑے ہو گئے۔

"اچھا۔۔۔؟" گاڑی ڈرائیو کرتے پاپا نے بھی دلچسپی کا اظہار کیا تو وہ جوش و خروش سے ان کے بیٹے کی تفصیلات سے آگاہ کرنے لگیں۔ اگلی سیٹ پر پاپا کے ساتھ بیٹھی ماہین نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا جب کہ گاڑی میں موجود باقی تینوں مکین اسے بھلائے اپنی باتوں میں مصروف تھے۔

وہ لوگ گھر پہنچے تو عنبرین بھابھی اور معاذ بھائی اپنی گاڑی پر ان سے پہلے ہی گھر پہنچ چکے تھے۔ باہر اچھی خاصی ٹھنڈ تھی اور بھابھی نے کمبل میں حمزہ کو لپیٹا ہوا تھا وہ خاصی تھک چکی تھی جب اچانک سیل فون پر بات کرتی بھابھی نے فون اس کی طرف بڑھایا۔

"بھئی بلال ہے تم سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔"

"السلام علیکم۔" اس نے خوشگوار لہجے میں سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔" خاصا لہک کے جواب دیا۔

"کہاں ہوتے ہیں آپ؟" اس نے ہلکا سا شکوہ کیا۔

"مجھے چھوڑیں آپ اسمارٹ اینڈ چارمنگ لیڈی' میں نے سنا ہے کہ آج مہندی میں آپ نے خوب دھومیں مچا دیں ہر طرف ماہین ماہین ہو رہی تھی مجھے یقین نہیں آیا فوراً" تصدیق کے لیے عماد کو فون کیا پھر سوچا کہ وہ تو بھائی ہے مروتاً" نہ کہہ رہا ہو پھر مزید تصدیق کے لیے رباب بی بی کو زحمت دی' اب تو میرا بھی دل کر رہا ہے کہ آپ کو دیکھوں۔"

"جی نہیں' ایسی کوئی بات نہیں۔" وہ شرمندہ ہوئی اور اس کے جھینپنے پر وہ بے ساختہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا اور اسے مزید چھیڑنے کے لیے شوخی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"بھئی میں دیکھ کر فائنل بتاؤں گا کہ اب مزید کتنی کمی بیشی کی گنجائش ہے۔"

"کیا۔۔۔؟" وہ چیخی "میں ہرگز مزید ڈائٹنگ نہیں کروں گی' سمجھے آپ؟"

"ارے ڈائٹنگ تو آپ کے اچھے بھی کریں گے۔ کھا کھا کر معدہ بڑا کیا ہوا تھا اب جتنا وزن کیا ہے اس کو برقرار بھی رکھنا ہے اور میرا خیال ہے کہ جتنی آپ کی خوراک اب ہو گی' اس لحاظ سے اب تو معدے صاحب نے بھی صبر کر لیا ہو گا۔"

"مجھے یقین ہے کہ میرا آپ سے بڑا دشمن کوئی نہیں ہے' اللہ معافی دے پورے ہٹلر ہیں آپ۔" اپنی بیوی کو تو بھوکا رکھ رکھ کے مار دیں گے۔" وہ چڑ کر بولی۔

"جی نہیں اسے خوب کھلاؤں گا۔ پھر واک کروایا کروں گا اور ہلکی پھلکی ایکسرسائز دیکھیے گا کہ بہت اسمارٹ اور چارمنگ لیڈی ہوں گی وہ۔"

"اچھا کون ہے وہ؟"

"ابھی نہیں بتاؤں گا۔"
"کیا "ماریہ" ہے؟"
"نہیں۔"
"اچھا۔۔۔" اس کے جواب سے وہ پُرسکون ہوئی اور پھر اِدھر اُدھر کی دو چار باتیں کر کے فون بند کر دیا۔

☆ ☆ ☆

رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کا آغاز ہو چکا تھا۔ وہ بڑے خشوع و خضوع سے روزے رکھ رہی تھی اور دو دفعہ تو قرآن پاک بھی ختم کر لیا تھا جب بھی فارغ ہوتی تو دل ہی دل میں بلال کا شکریہ ادا کرتی جس نے اسے مایوسی کے دائرے سے نکالا تھا ہر کوئی اب اسے سراہتا تھا وہ خاصی ایکٹو ہو گئی تھی۔ اس دن انتیسویں روزے کی افطاری کر کے وہ لوگ فارغ ہوئے تو بھابھی کی ساری فیملی کی اچانک آمد نے سب کو سرپرائز دے دیا۔ پورے گھر میں ہلچل مچ گئی تھی۔ روشن بوا بوکھلائی پھر رہی تھیں بڑی اماں اور ماما خاصی مصروف ہو۔ گئی تھیں خود بھابھی کا ایک قدم کچن میں اور دوسرا ڈرائنگ روم میں تھا۔

بھابی کے ڈیڈی ان کے سگے چچا تھے لیکن انہوں نے بہت بچپن میں انہیں ایڈپٹ کر لیا تھا اس لیے ان کے لیے تو یہی سگے رشتے تھے اور انہیں ہی وہ اپنا "میکہ" متعارف کرواتی تھیں۔ اس وقت گھر مردوں سے بھرا ہوا تھا ماہین کے تینوں بھائی اور عنبرین بھابھی کے چاروں بھائیوں نے ڈرائنگ روم کو مچھلی بازار بنا رکھا تھا' سب سے بڑے فیصل بھائی کی بات چیت ان کے آبائی گاؤں میں مقیم پھپھو کی بیٹی سے طے تھی اور وہ لوگ دن رکھنے کے لیے ہی جا رہے تھے جب کہ فیصل بھائی کا اصرار تھا کہ عید کے خوشبو بھرے دن میں نکاح بھی کر دیا جائے تو بہتر ہے اور باقی بھائی ان کو چھیڑ رہے تھے۔

بلال نے جس طرح اسے دیکھ کر دو انگلیوں سے "وکٹری" کا نشان بنایا اسے لگا کہ اس کی ساری محنت کا صلہ مل گیا ہے اس کی وارفتگی پر خود ہی وہ جھینپ گئی وہ بڑی دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ اس پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔

"بھائی! یہ لڑکی کون ہے تمہارے گھر میں؟" عماد کے ساتھ اس کی خاصی بے تکلفی ہو گئی تھی تب ہی شوخ و شریر لہجے میں دریافت کیا گیا۔

"پتا نہیں یار! میں خود سوچ رہا تھا کہ کسی سے پوچھوں۔" عماد نے کچھ اس طرح مضحکہ خیز انداز میں کہا کہ اس کے ساتھ ساتھ ماہین بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

شام کو چاند نظر آ گیا تھا بھابھی عنبرین چوڑیوں اور مہندی کی شاپنگ کے لیے جانا چاہ رہی تھیں اس لیے دونوں نے افراتفری میں کافی سارے کام نپٹائے وہ گاڑی کی چابی لینے کے لئے ماما کے کمرے میں جا رہی تھی کہ اچانک کھلے دروازے سے باہر آتی بلال کی مدر کی آواز پر وہ بے اختیار رُک گئی' تھوڑی سی گردن نکال کر اس نے دیکھا کمرے میں موجود واحد صوفے پر ماما بڑی اماں اور بلال کی والدہ جب کہ سنگل صوفوں پر بڑے ابا' پاپا اور بلال کے والد براجمان تھے۔ رات گئے ہونے والی اس میٹنگ سے اس کے کان کھڑے ہوئے تھے۔ بلال کی والدہ کہہ رہی تھیں۔

"میرا بیٹا ماشاء اللہ خاصا سمجھا ہوا' پڑھا لکھا اور محنتی بچہ ہے آپ لوگوں کے گھر میں کافی دن رہ کر گیا ہے آپ لوگوں کو اس کی عادتوں کا اندازہ ہو گیا ہو گا۔ اصل میں عنبرین کافی عرصے سے ماہین کو اپنی بھابھی بنانا چاہ رہی تھی اور بلال نے تو آپ لوگوں کی شرافت کو دیکھتے ہوئے ماہین کو بغیر دیکھے ہی اوکے کر دیا تھا اصل میں عنبرین تعریفیں ہی بہت کرتی تھی کہ بہت پیاری عادات کی بچی ہے اور انہی دنوں بلال کو اپنے بزنس کے سلسلہ میں یہاں آنا پڑا اور اس نے آتے ہی کہہ دیا تھا بہن سے کہ آپ کا انتخاب بہت اچھا ہے اب آپ مجھے مایوس مت کیجیے گا۔"

باہر کوریڈور میں کھڑی ماہین بے طرح چونکی۔ اس انکشاف پر اس کا دل بڑی زور سے دھڑکا تھا۔ اس نے بڑی احتیاط سے کوئی آواز یا آہٹ پیدا کیے بغیر تھوڑا سا

جھانکا۔ اب کہ بڑی اماں بڑے سبھاؤ سے بول رہی تھیں۔

"بلال واقعی بہت نیک اور سمجھ دار بچہ ہے اور پھر جب اس کی بہن ماشاء اللہ اتنی سلجھی ہوئی ہے اور پچھلے دو سالوں سے ہمارے گھر میں ہے اور ہمیں کبھی اس سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی تو پھر بلال کی تربیت بھی تو اسی گھرانے میں ہوئی ہے۔ مجھے تو وہ بچہ بہت پسند ہے اب ماہین کے ماں باپ آپ کے سامنے ہیں آپ ان سے بھی پوچھ لیجیے۔"

"کمال کرتی ہیں اماں! جب ہمارے بڑے ہمارے درمیان موجود ہیں تو آپ خود فیصلہ کریں ہم سے پوچھ کر کیوں ہمیں شرمندہ کرتی ہیں ماہین اگر میری بیٹی ہے تو آپ کی بھی تو پوتی ہے۔" پاپا فوراً آگے بڑھ کر بولے ان کے لہجے میں بڑی اماں کے لیے محبت اور احترام کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا جب کہ ماما کے چہرے پر بھی خوشی اور اطمینان کے رنگ نمایاں تھے۔

"بھئی فیصلہ ہو گیا بلال بھی ہمارا بیٹا ہے اور ماہین بھی ہماری فرمانبردار بچی ہے۔ اللہ دونوں کی قسمت اچھی کرے۔ آپ بس مٹھائی منگوائیے۔" بڑے ابا خوشگوار لہجے میں بولے۔

ماہین کا دل بغاوت پر اترا ہوا تھا وہ فوراً "پلٹی" اب کہ اس کے قدم عنبرین بھابھی کے کمرے کی طرف تھے وہ ایک دم بوکھلا گئی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ دھڑ سے دروازہ کھولتی بھابھی کے کمرے کی کھلی کھڑکی سے بلال کی آواز نے اس کے قدم روک لیے وہ عنبرین بھابھی سے مخاطب تھا۔ ماہین کو لگا کہ ایک اور انکشاف اس کا منتظر ہے۔

"پلیز آپی! آپ معاملہ سنبھال لیجیے گا مجھے ماہین پہلی ہی نظر میں اچھی لگی تھی، معصوم سی اور اپنے آپ سے بے نیاز سی۔ لیکن ان دنوں وہ اس قدر اپ سیٹ تھی کہ مجھے ماریہ والا ڈرامہ کرنا پڑا' اگر میں ماریہ والا خود ساختہ قصہ اسے نہ سناتا تو وہ کبھی میرے قریب نہ ہوتی اور میں اسے ہرگز کھونا نہیں چاہتا تھا اور ماریہ والے قصے کی وجہ سے اسے مجھ سے ہمدردی ہوئی۔

اب اسے کیا پتا کہ ماریہ کے تو فرشتوں کو بھی خبر نہیں تو شروع سے اپنے کزن میں انٹرسٹڈ تھی۔" بلال پریشانی میں ڈوبی آواز اور "انکشاف" نے اسے ہلا دیا

"تو مسئلہ کیا ہے تم ماہین کو بتا دو کہ وہ سارا ڈرا تھا۔" عنبرین بھابھی نے اطمینان سے مشورہ دیا۔

"آپ کا دماغ ٹھیک ہے' وہ اس قدر جذباتی ا حساس لڑکی ہے وہ سمجھے گی کہ میں نے اس کا مذاق از ہے اور جھوٹ بول کے اس کے ساتھ ڈرامہ کیا۔ حالانکہ میرا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا۔ وہ مجھے اچھی لگی تھی اور میں اسے سب کے لیے اچھا بنانا چاہتا تھا۔ تو وہ ویسے بھی قبول تھی، لیکن میں اسے اس کمپلیکس سے نکالنا چاہتا تھا۔ اب آپ نے دیکھا نہیں کہ وہ کس قدر کونفیڈنٹ ہو گئی ہے اور میں تو اسے ساری زندگی نہیں بتاؤں گا کہ ماریہ والا قصہ جھوٹ تھا۔" بلال کے جذباتی لہجے پر باہر کھڑی ماہین کے لیے اپنی ہنسی رو دشوار ہو گیا۔

"تو پھر مسئلہ کیا ہے اب تمہارے ساتھ۔۔۔؟" بھابھی جھنجلائیں۔

"مسئلہ یہ ہے کہ وہ اب کہیں انکار نہ کر دے کہ میں ماریہ میں انٹرسٹڈ تھا۔"

"وہ اتنی بے وقوف لڑکی نہیں ہے' تمہارے سا "ہمدردی" میں ہی شادی کر لے گی کہ بے چارے ایک لڑکی نے ٹھکرا دیا تھا۔ وہ بالکل انکار نہیں کرے گی۔" بھابھی نے یقین دلایا تو اس کی بے یقینی میں ڈوبی ہوئی آواز باہر آئی۔

"واقعی۔۔۔؟"

"ہاں واقعی' اب یہاں سے نکلو' شام سے تم نے میرا سر کھایا ہوا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ماہین تمہارے حواسوں پر سوار ہو گئی ہے پہلے ڈیڑھ مہینہ اسے بم کھپایا۔ واک کروا کروا کے اس کا برا حشر کیا ڈائٹنگ کروائی اور اب ساری زندگی کے لیے اس پیچھے پڑ گئے ہو۔" عنبرین بھابھی نے چڑاتے ہوئے کہا

"ہاں تو کیوں نہ پیچھے پڑتا۔ پہلے تعریفیں کر کر آپ نے ہی میرا دماغ خراب کیا تھا اور جب میرے

بھی کہا کہ "زبردست" تو ساتھ ہی آپ نے دست
فقت میرے سر سے اٹھالیا اور پتا ہے جب ماہین کو
نے پہلی دفعہ دیکھا وہ کمبل میں گھسی ہوئی تھی۔
نے صرف اس کے چہرے کے دلکش نقوش ہی
یے تھے' اور جب وہ اٹھی تو میرا دل چاہا کہ اسے اسی
ت واک اور ایکسر سائز شروع کروادوں' مجھے دو دن
ں ہی معلوم ہو گیا تھا کہ اس کا مسئلہ کیا ہے۔ وہ خود
ے خاصی لاپروا ہے اور لڑکیوں کو اپنے آپ سے اتنی
دائی سوٹ نہیں کرتی' لیکن وہ نادان لڑکی جانتی
یں تھی کہ جو لوگ آپ کو اچھے لگتے ہیں تو دل کرتا
ہے کہ سب کو اچھے لگیں' اور دیکھ لیں میرا مشن ناکام
یں گیا۔"

"میں ماہین کو سب کچھ بتادوں گی۔" بھابھی نے
ھمکی دی۔

"بتادیں' مجھے پروا نہیں' کیونکہ آپ اسے بتائیں یا
بتائیں میں تو ضرور بتادوں گا۔"

"اور ماریہ والی بات؟"

"ہرگز نہیں۔"

"کیوں۔۔۔؟"

"عزت نفس ہر بندے کو عزیز ہوتی ہے اور میں کم
کم آپ کو اپنی ہونے والی شریک حیات کی عزت
ں سے کھیلنے کی اجازت نہیں دوں گا۔"

"اور وہ جو ساری زندگی تم سے ہمدردی کرتی رہے
ی۔"

"مجھے پروا نہیں۔ کیونکہ مجھے اپنے ساتھ
ہمدردی" سے زیادہ اس کی "عزت نفس" عزیز ہے'
نکہ وہ میری زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری
ل ہے۔ ان شاء اللہ۔"

باہر کھڑی ماہین کی سانس اور دل کی دھڑکن دونوں
ترتیب ہو گئے۔ مساموں سے ایک دم ہی پسینہ
ٹ نکلا اسے لگا کہ اس کی عید کل کی بجائے آج ہی
گئی ہے۔ اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے اس
ل میں سوچا۔

"بلال! میں ساری زندگی آپ کو نہیں بتاؤں گی کہ
ماریہ والا خود ساختہ قصہ مجھے معلوم ہو گیا ہے کیونکہ اگر
آپ کو میری "انا" اور "عزت" بہت عزیز ہے تو مجھے
بھی وہ شخص بہت پیارا ہے۔ جس نے مجھے احساس
کمتری کے گھنے جنگل میں گم ہونے سے بچایا اور میں
آپ کو کھونے کا رسک نہیں لے سکتی' کیونکہ بلال
جیسے مرد ہر لڑکی کی قسمت میں نہیں ہوتے اور ہر مرد
آپ کی طرح حوصلہ مند نہیں ہوتا کہ اپنی پیاری چیز کو
دوسروں کے لیے بھی پیارا بنائے۔"

اس نے آنکھوں میں آنے والے خوشی کے
آنسوؤں کو صاف کیا۔ اور پھرتی سے تیار ہونے لگی'
ابھی اسے عید کے لیے چوڑیاں اور مہندی لینے بھی جانا
تھا اور پھر اپنی زندگی میں آنے والی اس خوبصورت عید
کا اہتمام بھی تو کرنا تھا۔

*

خواتین ڈائجسٹ
کی طرف سے بہنوں کے لیے
نئے ناول
شائع ہو گئے ہیں
آج گگن پر چاند نہیں
مصنفہ: رضیہ جمیل
قیمت 180/- روپے
تم آخری جزیرہ ہو
مصنفہ: آمنہ ریاض
قیمت: 150/- روپے
مکتبہ عمران ڈائجسٹ، 37 اردو بازار کراچی

Digestlibrary.com